

مَدَنِي، ظُہور احمد بگویی

اعراض في مقام

۱۔ صحیح اسلامی اصولوں کے تحت
مسلم فوجوں کی عسکری تعلیم
۲۔ تبلیغ و اشاعت و تحفظ اسلام
۳۔ اعیان و اشاعت علوم دینیہ
نذر لیسہ دارالعلوم عربیہ
۴۔ اصلاح رسوم و آداب و شریعت
اسلامیہ

شرح چند رساله

مجاہدین سے دور رہیں
عوام سے دور رہیں
بیاد ممالک غیر سے دور رہیں

تاریخ ہندوستان

مرزا انگریزی ماہ کی یکم ۱۶ کو تھیں۔
پنجاب سے شائع ہوا ہے۔
فی ریبہ ۱۰

نمبر ۲۵۱۲۳

بکھیرہ پنجاب ۲۲ ربیع الاول ۱۳۵۹ھ ۱۴ مئی ۱۹۴۰ء

11

مبشر	فہرست	مضامین	صفحہ
۱	ملاحظات، تنقید و تبصرہ	ادارہ	۳۵۲
۲	سنت یا حماقت	ادارہ	۴
۳	صورت حال	جناب مولانا ابوالاعلیٰ صاحب سودودی	۶
۴	قادیانی خلافت	(نفاذ ہندی)	۸
۵	قول و عمل	جناب مولانا محمد حسین صاحب شوق	۱۰
۶	منقبت	جناب مولوی محمد علی صاحب مکھڑوی	۱۱
۷	حبیب کا پول	جناب مولانا عبدالحج صاحب ابوسری	۱۲
۸	حقائق	جناب ممتاز الاطباء علامہ حکیم تاج الدین احمد صاحب تاج الہدی	۱۴
۹	مشرقی اور مشرق	جناب مولانا محمد بیاد الحق صاحب قاسمی امرتسری	۱۵
۱۰	قیادت و امامت	جناب حکیم عبد الکریم صاحب ڈومر پالوی	۲۵
۱۱	ازالہ شکوک	جناب مولوی حبیب الد صاحب امرتسری	۲۷
۱۲	فاکار اور ساجد	(مومن سرحدی)	۳۰

ملاحظہ

سے اعانت کر رہے ہیں، غریب سنی اس معاملہ میں بے بار و کاسب نہ ہوں گے۔
میں اس دامن قائم رکھنے کے لیے اس موقع استعمال کے لیے اس مقدمہ
کی پیروی بے حد ضروری ہے۔ اہل سنت کا فرض ہے کہ اس خالص دینی
خدمت کے لئے مولانا حکیم محبوب عالم صاحب کے نام ٹیکسٹ کے پتہ
پر رقم ارسال کریں۔ غرض الانصاریا اوارہ عالیہ مجاہد سے ملحق تمام
جامعات میں جلد زراعت مذکورہ پتہ پر روانہ کریں۔ اس معاملہ میں کسی
جامعت کو بھی تساہل سے کام نہ لینا چاہیئے۔

مولانا مولانا بخش
صاحب کا مقدمہ
مولانا مولانا بخش صاحب عند الانصار المسلمین
راولپنڈی، ابھی تک رہائش ہوئے، ان کے
خلاف ڈیفینس آف ڈیٹا ایکٹ کے تحت
مقدمہ چلایا گیا ہے۔ مولانا کی رائی کے لئے سر مقام پر مسلمان دعا کریں،
اور مولانا کے مقدمہ کی پیروی کے لئے عملی امداد کریں۔ سر مقام پر انصار کو
اعانت کے لئے عملی اقدام کرنا چاہئے اور مقدمہ کے مصارف کے لئے
زراعت جلد زراعت فراہم کر کے حکیم مولانا محبوب عالم صاحب کے نام
ٹیکسٹ کے پتہ پر روانہ کرنا چاہئے۔

ضروری گزارش
جن حضرات کے بقدری ای ذیل میں درج ہیں انکی
میدان خریداری ختم ہو چکی ہے۔ ایسے حضرات
براہ کرم چندہ بذریعہ سنی آرڈر ارسال فرمائیں اگر خدا نخواستہ کسی وجہ سے
آئندہ خریداری کا ارادہ نہ ہو تو بذریعہ خط مطلع فرمائیں ورنہ خاموشی کی صورت
میں آئندہ ماہ کا پرچہ بذریعہ وی پی آر سال خدمت ہوگا۔

۱۶۳۹ - ۱۶۴۱ - ۱۶۴۲ - ۱۶۴۳ - ۱۶۴۴ - ۱۶۴۵ - ۱۶۴۶ - ۱۶۴۷ - ۱۶۴۸

۱۶۴۷ - ۱۶۴۸ - ۱۶۴۹ - ۱۶۵۰ - ۱۶۵۱ - ۱۶۵۲ - ۱۶۵۳ - ۱۶۵۴ - ۱۶۵۵

۱۶۵۴ - ۱۶۵۵ - ۱۶۵۶ - ۱۶۵۷ - ۱۶۵۸ - ۱۶۵۹ - ۱۶۶۰ - ۱۶۶۱ - ۱۶۶۲

موزہ طلب کرنے والے حضرات بھی اپنے عذیر سے مطلع فرمائیں۔

ذیل نامہ غلام حسین میجر شمس الاسلام بھیرہ پنجاب

اعتذار، مدیر شمس الاسلام کی سلسل غیر ماضی اوتیلینی دور میں
معروفیت کی وجہ سے یکم مئی کا پرچہ شائع نہ ہو سکا یکم ۱۶۵۰
مئی کا پرچہ اکٹھا شائع ہو رہا ہے صفحات کے اضافہ سے تلافی کر دی
گئی ہے۔

تبلیغ الاسلام ۱۰ اپریل سے ۱۵ مئی تک حضرت میر غریب الانصار
نے لاہر شریف، بھیلووال، گیمبور، راولپنڈی،
حسن ابدال، ہری پور، سرگودھا، ڈیرہ اسماعیل خان، ٹانک، تڑک، مکتھڑ
کوٹ خجیب، اللہ ر ضلع (نہاڑہ) ٹیکسٹ کمر ڈپیکا، ویری وین کا دورہ فرمایا
تھم مقامات پر حزب الانصار کی سرپرستی میں شاندار تبلیغی جلسے منعقد
ہوئے، مولوی بنیر شاہ صاحب نے لاہر شریف، بھیلووال، گجرات،
اجالہ ر ضلع، امرتسر، ٹانک، کوٹ خجیب، اللہ ٹیکسٹ اور کمر ڈپیکا، و
ویری وین کے جلسوں میں شمولیت اختیار کی۔ مولوی محمد الرحمن صاحب
اس عرصہ میں کوٹ مومن، پنڈا دون خان، میانی و بھیرہ کے سیرت کے
جلسوں میں شامل ہوئے، مولوی حبیب اللہ صاحب امرتسر نے اس
عرصہ میں منگری، پاک پٹن، چیمپلی، منڈی میان، چوٹ چٹا، پٹیہا،
تک گنگ، سگر، من وغیرہ مقامات کا تبلیغی دورہ کیا اور ہر جگہ احکام الہی
کا تبلیغ کیا۔

تعلیم الاسلام، حزب الانصار کی سرپرستی میں دارالعلوم عزیز بھیرہ
مدرسہ عربیہ اسلامیہ وارین ر ضلع شیخوپورہ اندرسہ
نعمانیہ کمر ڈپیکا ضلع ملتان کے ذریعہ کامیابی سے حضرت دین اور علوم اسلام
کی تدیس ہو رہی ہے ہر سہ ماہ میں مدرسہ میں مدرسین کی مجموعی تعداد سات ہے
اور طلبہ کی تعداد اڑھائی سو سے متجاوز ہے

ٹیکسٹ کی مسجد کا مہم ٹیکسٹ کے شیعوں نے دیوانی عدالت
ٹیکسٹ کی مسجد کا مقدمہ میں سنیوں کی مسجد میں نماز پڑھنے اور
مسجد کے انتظامات میں مداخلت کرنے کا حق حاصل کرنے کے لئے دعویٰ
دائر کر رہا ہے، ٹیکسٹ کے غریب سنی اس مقدمہ کے مصارف برداشت
کرنے کی ہمت نہیں رکھتے تمام شیعہ مسلمان معاملہ میں شیعوں کی خرافہ

تنقید و تحسین

دقت و جریڈ شہر الامام بی حجب بل کتب نہ مبنی رپو و اصول ہوئی ہیں۔
مغربی سلطان جہد سوم صاحب طلوی، نقشبندی، شاگرد
 برصغیر حضرت مفتی حکیم سلیم الد صاحب مجموعہ لاہوری صفحات ۱۰۰
 کثرت و طاعت عمدہ قیمت دور و پیہ آٹھ آنہ، ملنے کا پتہ
 منیجر دارالصحت سلطانہ لسانی، ضلع شاہ پور پنجاب
 اس کتاب میں نامور حکماء کے صدائے محکمات درج ہیں اس کتاب
 کے پہلے دو حصہ عمدہ سے شائع ہو چکے ہیں عام مقبولیت حاصل
 کر چکے ہیں سر سے لیکر پاؤں تک کی جملہ اعضاء کے لئے ہمیں مجربات
 درج ہیں حکیم صاحب نے فن طب کی قابل قدر خدمات انجام دی ہیں
 اور ان کی مساعی لائق تحسین ہیں۔

خاکسار تحریک مولفہ مولانا محمد منظور صاحب نعمانی مدیر الفرقان
 بریلی روٹی خاکسار تحریک برحققتانہ تبصرہ
 مذہب و سیاست کی ترقی میں جس میں خاکساروں کی فکری تنظیم کی
 حقیقت اور تازہ تحریک کے خفاک عزائم واضح کر کے قارئین تحریک
 کے لمحہ عقائد و اعمال روحانی توازن، نوگوئی، کذب بیانی، بزدلی کی
 مثالیں پیش کی گئی ہیں۔ حامیان خاکساریت کے پرفریب مخالفوں کی
 حقیقت بیان کی گئی ہے یہ کتاب اس قابل ہے کہ اسکی تعلیم یافتہ طبقہ
 میں وسیع اشاعت ہو۔ ملنے کا پتہ، ناظم الفرقان بریلی،
 قیمت ۸

الحق المبین اس رسالہ میں میرزا یوں کے متعدد سوالات کے
 جوابات نہایت محققانہ پیرایہ میں دئے گئے ہیں
 علامہ اسلام نے ان جوابات کو سہ دلپند کیا ہے اور میرزا یوں کے
 لئے یہ جوابات مسکت اور دندان شکن ثابت ہوئے ہیں رسالہ مذکور
 کے مصنف مولوی حکیم عبدالغنی صاحب ناظم جمیور اوائی ضلع گجرات
 برصغیر ہر دستاویز ہو سکتا ہے
 شہرہ شہر اور اسلام، مولفہ مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مدرس

دارالعلوم دیوبند۔ صفحات ۹۷، طبعات و کثرت عمدہ، اس رسالہ میں
 مولانا محمد وح نے مشرقی کے بشکریہ اسلام پر نہایت مناسبت و سنجیدگی
 سے بحث کی ہے، مشرقی کے عقائد و خیالات اس کی تصانیف سے
 نہایت احتیاط کے ساتھ مع والہ پیش کر کے ان کے متعلق قرآن حدیث
 کا فیصلہ متین انداز سے کیا گیا ہے قیمت ۸، ملنے کا پتہ
 دارالاشاعت دیوبند، ضلع سہارن پور

النبی الرحیم آقائے امام احمد علیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
 سیرت مقدسہ و حیات طیبہ پر ایک بصیرت
 افروز تصویر، مصنفہ مولانا سید مناظر احسن صاحب گیلانی صدر شعبہ
 دینیات، جامعہ ثنائیہ دکن، اس کتاب میں سارے چار سو عنوانات
 پر فخرم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر
 بحث کی گئی ہے، علم و تحقیق کی وسعت کے ساتھ جس دلچسپی اور
 محققانہ پیرایہ میں اختصار کے ساتھ نتیجہ خیز مضامین درج کئے گئے ہیں
 اسکی مثال سیرۃ کی کسی اور کتاب میں نہیں ملتی قیمت ۸، ملنے کا پتہ
 ناظم مکتبہ الفرقان، بریلی (روٹی)

نعمان یہ ایک طبی ماہنامہ جو حکیم عبدالرحیم صاحب جلیل کی ادارت
 میں نظام آباد راجہ گرواوالہ سے شائع ہوتا ہے، طبی ممولات
 کا ایک نہایت قابل قدر مجموعہ ہے۔ حال ہی میں اس کا سالانہ ممولات
 مطب کے نام سے شائع کیا گیا ہے۔ اس کی عام مقبولیت کی یہی دلیل
 ہے کہ نعمان نے مجربہ نسخہ جات ممولات مطب کے سلسلہ میں ۱۱۳ اشخاص

کو میڈل دئے ہیں سالانہ چندہ ملنے کا پتہ
 منیجر رسالہ نعمان، نظام آباد، گوسہر نوالہ
العقیر مذہبی، تعلیمی، ادبی، روحانی جریدہ تقیص ۲۰-۲۹
 اخباری، کثرت طبعات خاصی۔ مولانا مظہر الدین
 صاحب کی ادارت میں سراہ کی کہ اوگور و سپور۔ شائع ہوتا ہے
 العقیر کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے مضامین کے قدر انداز
 اور نہایت انفرادی، چند سالانہ تجزیہ منیجر العقیر گور و سپور

شجاعیت

عائد کئے جاتے تھے۔

۱۔ مولوی حجۃ نشین ہے مسجد کے اندھچھپا رہتا ہے اور میدان عمل میں نہیں نکلتا۔

۲۔ مولوی مسجد میں بیچیک خیرات کی روٹیوں اور باسی سالنوں پر گزارہ کرتا ہے۔

۳۔ مولوی کو جمعرات کی روٹیاں دینے کے لئے بڑے پوش مستورات کا مساجد میں جانا مولویوں کی بدعاشی ہے۔

۴۔ مولوی مسجد کے غسٹخانوں میں سوئے زیرات صاف کر کے خاں خدا کی گستاخی کا مرتکب ہوتا ہے۔

۵۔ مولوی توض و تالاب کے کناروں پر قنوک کر خدا کے گھر کو ناپاک کرتا ہے۔

۶۔ مولوی مساجد میں نوافل و سنن ادا کر کے اسوہ رسول کے خلاف عمل کرتا ہے۔ مساجد صرف نوافل ادا کرنے کے لئے ہیں۔

۷۔ مساجد کے قبضے غلط ہیں اور ان میں پڑھی گئی سو سال کی نمازیں اکارت ہیں۔

۸۔ مولوی کتبچ پھک بھد و نصاریٰ کی تقلید کرتا ہے۔

آج خدا کی قدرت کا تماشہ دیکھئے وہی خاکسار جو علماء کو الزام دیا کرتے ہیں حسب ذیل طریقہ سے خود مجرم بن چکے ہیں۔

۱۔ لاہور کی مساجد میں خاکسار پناہ گزین ہیں اور پولیس کے زور سے باہر نہیں نکلتے۔

۲۔ خیرات کی روٹیاں کھا کر گزارہ کرتے نہیں ہیں۔ خاکساروں کے ایک معاون نے اپنی ٹانگوں پر روٹیاں باندھ کر مسجد میں جایا تھا مگر پولیس نے اسکی تلاش سے روٹیاں برآمد کر لیں۔

۳۔ برقعہ پوش عورتیں نوجوان خاکساروں کو کھانے کی چیزیں مہیا کرتی ہیں

۴۔ مسجد کے غسٹخانوں کو بولی و براز سے خاکساروں نے بھر دیا ہے

۵۔ تالاب میں قنوکنا بلکہ پشاپ کرنا بھی خاکساروں کا معمول بن چکا

۶۔ شب روز مساجد میں بے وضو پڑھتے ہیں۔ اور غلیظ و گندی

ایک شخص آگ کی پروانہ کرتے ہوئے تنویریں اپنے آپ کو گرا دیتا ہے دوسرا شخص تیزانہ جاتے ہوئے اپنے آپ کو سڑک کی جوبلی کے حوالہ کر دیتا ہے۔ تیسرا شخص یلے لائن کے جھانک ابھرنے کے سانسے لپٹ کر اپنے بدن کو پائس پائس کر دیتا ہے کیا کوئی دنیا کا انسان ان تینوں کو شجاع کہہ سکتا ہے۔ ایسے اشتیاق کو دلیر اور بہادر کہنے والا ہوش و خرد کا مالک نہیں ہو سکتا۔ اسے حماقت کا مظاہرہ تو کر سکتے ہیں مگر اسے شجاعت تو راز میں دے سکتے، اسی طرح بیلچوں سے مسلح ہو کر سرکاری پولیس اور فوج سے لگاؤ مول لینے والے بھی شجاع و دلیر قرار نہیں دئے جاسکتے۔ بیلچوں سے حکومت کی فوج اور پولیس کو مغلوب کرنے کا خیال خام لیکر گولیوں کی بارود بیلچوں سے روکنے کا فیصلہ کرنے والے مذکورہ بالا تینوں قسم کے اشتیاق سے زیادہ عقلمند قرار نہیں دئے جاسکتے۔ مشرقی نے اپنے خاکساروں کو پولیس کے حاکم جنگ کرنے کی ہدایت دیکر خطرناک ذمہ داری قبول کر لی۔ حکومت کا فرض ہے کہ ایسے بد انسان پر تہمت و عارت اور تشدد دانہ تعلیم کے الزام میں تو دہرائے کرے اور ایک میڈیکل بورڈ اس کے دماغ کا امتحان لیکر دینا پر دماغ کرے کہ ایسے شخص کا دماغی توازن صحیح نہیں اسی حتمی کا مظاہرہ اب لاہور کی مساجد میں پناہ گزین ہو کر خاکساروں کی طرف سے ہو رہا ہے۔ مساجد کے احترام اور عائد المسلمین کی طرف سے صدائے احتجاج کے خوف سے حکومت کے کارندے مساجد کے اندر داخل ہو کر خاکساروں کو گرفتار کرنے کی جرات نہیں کر رہے مگر خاکسار سمجھ رہے ہیں کہ ان کے بیلچوں اور ان کی شجاعت سے پولیس خوفزدہ ہو رہی ہے۔ مسلمانان لاہور کا فرض ہے کہ مساجد کے احترام کو برقرار رکھنے کے لئے خاکساروں کو مساجد سے باہر نکلتے پر مجبور کریں۔

علمائے اسلام اور خاکسار

خاکساروں کی طرف سے علمائے اسلام پر حسب ذیل الزامات

تبلیغ کے بجائے محاذ کے محاب و دریں سگریٹ نوشی خاکساروں کا
عجب مشغلہ ہے۔ یہی تفاوت راہ از کجاست تا بجای۔
۳ ہم الزام ان کو دیتے تھے قصور اپنا بھل آیا

ریاح کے اخراج سے مساجد کی گھنٹا کو خراب کر رہے ہیں
۴ اپنی غلط قبیلہ والی مساجدیں نماز پڑھنے میں اگرچہ کٹا کٹا
نماز پڑھنے سے بے نیاز ہیں۔

مشرقی اور شدہ لبقیہ ۳۲

ڈنڈے سے دیکھو اوس گیارہ سطر کے بعد اس میں
پولیس نے ریٹینشن پر روکا مگر اس نے بڑا سا چیر اکمال کر
پولیس کو دکھایا جس سے بڑی کوئی کی پولیس کے حواس
باختہ ہو گئے اور فوراً راستہ دیدیا، راز اصلاح ۲ نومبر ۱۹۳۷ء
حتیٰ کاملہ

تبلیغ کتابیں

کشف التلبیس دہلوی۔ یہ کتاب شیعوں کے مشہور سالہ
نور ایمان کے جواب میں لکھی گئی ہے شیعوں کا سالہ لاکھوں کی تعداد
میں طبع ہو کر ہزار ہا سنی نوجوانوں کی بکراہی کا باعث بن چکا ہے شیعہ
روایات کی طرف سے سنیوں میں ہفت لاکھ تیار ہوتا ہے شیعوں کی اس
خلعت کفر کا عقل و نقل دلائل سے منہذب پیرائے میں لینے رد اس
کتاب میں موجود ہے شیعوں کے تمام مطاعن و اعتراضات کے
جوابات دئے گئے ہیں۔ قیمت حصہ اول ۴ حصہ دوم ۶
حصہ سوم ۸ مکمل طلب کرنے پر قیمت ۱۲

المشرقی علی المشرقی، طبع اول تو اصفحات ۱۹۲۷ء یعنی مشرقی
افغانستان، سرحد، بلوچستان کے تقریباً خیال کے اکابر علماء
و مشائخ اور اہل قلم حضرات کے تبصروں، بیانات اور فتاویٰ منقذہ
مجالس کے فیصلوں اور مشرقی کے متعلق مصری و ترکی اخبارات کی
راے کا قلمبند مجموعہ قیمت ۲۰ محصول ڈاک کی سینکڑہ پندرہ
پچاس کتابوں کی قیمت ۸ پونے علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پ
بیچ شمس الاسلام بھیرہ (پنجاب)

خاکساروں کے تشدد آمیز عمل اور وحشت انگیزی کے یہ چند
نمونے ہیں جو اپریش کئے گئے ان واقعات پر مخالفین کا پروپیگنڈا
لکھ کر پڑھتی ہیں ڈالا جا سکتا کیونکہ یہ واقعات خود مشرقی اور اس
کے ذمہ دار خاکساروں اور خاکساروں کے قلم سے خاکساری آرگن۔
۱۱ اصلاح میں شائع ہو چکے ہیں ان واقعات کے علاوہ پنجاب کے
کئی مقامات پر خاکساروں نے علماء اسلام اور خاکساری تحریک کے
دوسرے مخالفوں پر زنا لمانہ حملے کئے جن میں سے بعض واقعات
۱۲ صلیہ الاسلام میں و توافقت شائع ہوئے رہتے ہیں مشرقی نے
ان واقعات کو ۱۳ اصلاح میں شاید اس لئے شائع نہیں کیا کہ لوگ
مطہون کر رہ گئے اور کہیں گے کہ سخت علماء اور دوسرے مخالفوں پر حملہ
کرنا کہاں کی بہادری ہے؟ اخبارات میں خاکساروں کی ڈاکو زنی، اور
چوروں کی خبریں بھی شائع ہوتی رہتی ہیں راویا پٹی کے ۱۴ جانناں، او
خاکسار ڈاکو زنی کے جرم میں سزا یہ بھی ہو چکے ہیں بعض مقامات پر
چوری کے جرم میں خاکساروں کو سزا مل چکی ہے اور بعض مقامات پر
اسی قسم کے الزامات میں خاکساروں کو سزا مل چکی ہے غرض ملک میں خوریزی
یعقل و غلات چوری و کینتی تشدد و وحشت انگیزی بعد امتی کے
واقعات خاکساری تحریک کی بدولت دن بدن بڑھ رہے ہیں اور ان
تمام واقعات کی اولاد ذمہ داری مشرقی اور اس کی قیادت اور دوسرے
درجہ میں حکومت کے مخالف تہلیل و مشرقی نواد حکمت عملی پر عائد ہوتی

خاکساروں کو ایک مخلصا مشورہ

جب اس کی یہ جرات ظاہر ہو چکی ہے تو سوچو کہ کیا وہ امارت کا اہل ہے مذہباً اس کے عقائد خراب اور عملاً وہ اس قدر بزدل ہے اس لئے خدا کے لئے کوئی امیر یا نیکو کار نہ ہو جو امارت کا اہل ہو مذہباً صحیح العقیدہ ہو اور جرات و ہمت کا مالک ہو اور اپنی تحریک کو غیر مفید اور مخرب اسلام ہونے سے بچا لو۔

خاکساروں کی بیت المال

جب تمہارے امیر نے بیت المال کا اعلان کیا تو تم نے محنت کی تھی کہ بیت المال کے لئے اسلامی حکمت شرط ہے۔ اب بتاؤ۔ اپنے امیر کے حکم کے ماتحت تم نے جو زکوٰۃ اور قربانی کی کھاؤ کی قیمت بھیجی وہ کہاں خرچ ہوئی وہ زکوٰۃ کے کون سے مصرف پر لگی مسلمانوں پر کئی مصیبتیں آئیں خود خاکساروں کو تکلیفیں ہوئیں ان کے جو آدمی مرے ان کے مستحق و ارثین کو کیا بلا آخراً حکومت نے ضبط کر لیا غور کرو کیا تہذیبی زکوٰۃ ادا ہو گئیں سرگرمیوں کی وجہ سے اپنے مصرف تک نہ پہنچیں یہ شخص گوتم نے جیل بخود کیا غناور جمع کرتا رہا۔ اور حکومت نے کئی بتاؤ کیا تم زکوٰۃ جیسے تم فریضہ کے تارک نہیں ہو گئے اب اپنی زکوٰۃ پھر ادا کرو اور خدا کے لئے اس امیر اور بیت المال کو چھوڑ دو اور کسی راسخ العقیدہ شخص کو مینا امیر بناؤ ورنہ دین و دنیا میں تباہ ہو گے۔

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ

(مومن سرحدی)

جواب طلب امور کے لئے واپسی کارڈ یا ٹکٹ مانگا
ورنہ عدم تعمیل کی شکایت سعات،

ہیر (ہینجر)

خاکساروں! تمہیں اچھی طرح علم ہے کہ تم نہ تو خدمت خلق کے مخالف نہیں اور نہ تنظیم اور عسکری زندگی کے ہماری مخالفت صرف اس قدر کہ تمہارا قائد اور خود ساختہ امیر نہ رہا اس قابل ہے کہ امیر بن سکے اور نہ اس کی سیاسی زندگی اس کے حق میں ہے مثال کے طور پر چند واقعات درج کرتا ہوں،

۱۔ مذہباً اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اس کی کتابیں کفریات سے بھری پڑی ہیں اور غم خود بھی یہ کہ اس بات کو تسلیم کرتے ہو کہ عنایت اللہ کا فر ہے تو ہمیں اس کے عقائد سے کیا۔ اسلئے ضرورت ہے کہ یہ بتایا جائے کہ اس کی جرات و ہمت کی یہ حالت ہے کہ وہ قائد نہیں ہو سکتا۔

۲۔ شہید گنج کے قضیہ کے موقع پر اسے اطلاع ملی کہ تمہارے وارث گرفتاری کے عمل میں تو کثیر جا چھپا۔ اور دو ماہ بعد واپس آیا جب اسے معلوم ہو گیا کہ وارث پروڈیسر ملک عنایت اللہ کے تھے

۳۔ پنجاب کے تین مطالبات کے سلسلے میں میاں احمد شاہ کو قائم مقام بنا کر مقرر جانے کے بہانے دو ماہ بھیجی میں گزار دئے اور اس وقت واپس آیا جب معاملات دوبارہ ہو چکے تھے اور اعلان صلح کرنے سے ایک دن پہلے گجرات کے وزیر اپنا نام بطور خاکسار سپاہی دیدیا کہ جانا دینے اور نام ہو جانے کو قائد تحریک ایک سپاہی کے طور پر اپنا نام پیش کر رہا ہے (۳) یوپی کے موقع پر معافی مانگ کر رہا ہوا اور پھر خاکساران سرحد کے کہنے پر جو اسے مارنے کو تیار تھے یوپی گیا اور ایک ماہ کی قید کو موت پر ترجیح دی یہ قید مجبور ہو کر بھگتی۔

۴۔ موجودہ حالات لاہور کے متعلق حکم دیکر خود ہلی جا بیٹھا اور بتو تو بڑا بھاگ گیا۔ اور پھر حکم دینے سے انکار کر دیا۔ اب مزے سے دس پچھلے روزانہ لے کر عیش کر رہا ہے

۵۔ (۵) راولپنڈی میں شہادت کے موقع پر۔ الاصلاح کے مضامین اور اپنے مضامین کی ذمہ داری سے انکار کر دیا، وغیرہ وغیرہ

صورت حال

راہ مولانا سید ابوالاعلیٰ سوری - مدیر ترجمان القرآن لاہور
(سلسلہ اشاعت گذشتہ)

اور دیکھئے آپ کے ہاں ایک صاحب بڑے طنطنہ کیساتھ ایک فوجی تحریک لیکر اٹھتے ہیں اور دعوے کرتے ہیں کہ ہندو شہریت دھرتہ کو بھرتہ کروں گا اور ہندو زمین میں غلبہ دلوں کو چھوڑ دوں گا۔ آپ کے ہندو نہیں لاکھوں آدمی ان کی طرف دوڑتے ہیں۔ لاکھوں ان سے تعلق کامرانی کی آس لگاتے ہیں۔ آپ کا پس انداز سے اوجھڑا اور تنگ کی حمایت کرتے ہیں۔ اور دیکھتے دیکھتے صاحب اسلام کے چہ سالار اور ملت کے امیر مصلح بن جاتے ہیں یہ آپ میں سے بہت کم لوگوں کو یہ خیال آتا ہے کہ ان کے عقائد ان کے فہم قرآن ان کے اخلاق، ان کی گفتار ان کے اعمال، اور ان کے طریق کار کا کچھ جائزہ لیکر دیکھ لیں۔ ایک شخص غلبہ چھوٹ بولتا ہے اور چھوٹ پر اپنی تحریک کی پوری حمایت گھڑی کرتا ہے غیر مسلموں تک کے سامنے اپنے مذہب اور دروغ سے اسلام اور مسلمانوں کو رسوا کرتا ہے اپنی بد بانی اور لاف زنی سے مسلمانوں کے قومی اخلاق کی تذلیل و تضحیک کرتا ہے غیر مسلموں کے مقابلہ پر آکر پہلے ضرب کھانے کی معافی مانگتا ہے۔ اور پھر زور کو بچانے کے لئے غلے الا اعلان چھوٹ بولتا ہے کہ میں نے معافی نہیں مانگی اور پھر لاف زنی کرتا ہوں میں لڑنے پہنچ جاتا ہوں جہاں اس نے واپس نہ جانے کا قصد کیا تھا۔ تم یہ سب کچھ دیکھتے ہو۔ اور اس کے باوجود اس کے پیچھے لگے رہتے ہو جنھیں اس امید میں کہ یہ ہمیں دینی کاموں سے سنبھال کر دیگا۔ ایک شخص کی تحریر و تقریر اور ایک ایک حرکت کی ذمہ داری سنبھالیں اور بازار آیت کی پڑتی ہے انھوں نے صداقت اور زنا کو کام نام نشان تک نظر نہیں آتا اور تم اس کی امارت تسلیم کرنے میں ذرا تا مل نہیں کرتے حدیث سے کہ وہ پاس ہندو مسلمانوں کی جانیں غیر مسلم حکومت کی خدمت کے لئے پیش کرتا ہے اور اس خدمت گزاری کا فائدہ ہمیں یہ بتاتا ہے کہ اس دبا نے تم کو عسکری ٹریننگ مل جائیگی

اور ہندو فوجی پوزیشن مضبوط ہو جائیگی۔ تم اس ذلیل مذہب کی تحریک بھی خلق سے نیچے اٹار لیتے ہو اور غرض ہونے ہو کہ ہمیں ایک فوجی تنظیم کرنے والا میر تو مل گیا۔ یہ سب باتیں تباہی ہیں کہ ہندو امیر اخلاق و انسانیت کس قدر گویا ہے۔ تم جس اسلام کی نمائندگی کا دعوے کرتے ہو وہ دنیا میں یہ اصول قائم کرنے کے آیا تھا۔ کہ انسان کا مقصد ہی وہ ہے پاک نہ ہونا چاہیے بلکہ اس کو حاصل کرنے کے ذریعے بھی پاک ہونے چاہئیں۔ مگر ہمارا حال یہ ہے کہ جس ذریعہ سے بھی تم کو کامیابی کے حصول کی امید نظر آتی ہے خواہ وہ کتنا ہی ناپاک اور ذلیل ذلیل کیوں نہ ہو۔ تم دوڑ کر اسے دانتوں سے پکڑ لیتے ہو اور جو باتیں اس سے روکنا چاہیے اس کی کوکھ سے کھانے پر آمادہ ہو جاتے ہو۔ ذرا غور کرو کیا ان کے منہ سے کتنے کلمے کا سیلاب کیونکر مسمود بالذات نہ نکل سکتا ہو اور کافروں کا بیہوش ہونے لگے مسلمانوں کی ہر کامیابی کا اس کی خصوصیت کیا باقی رہی؟ بلکہ یہ طریقہ اختیار کرنے کے بعد ہر مہر مہر باہل قوموں سے الگ مسلمان کے جدا کا نہ وجود کیلئے کونسی جہ جواز دیتا ہے؟ یہ لہجوں کی زندگی کے مختلف شعبوں اور مختلف پہلوؤں سے یہ چند باتیں ہیں جس نے پیش کی ہیں یہ سب ایک ہی نتیجہ کی طرف رہنمائی کر رہی ہیں اور یہ ہے کہ اسلامی تحریک اس وقت تنزل و انحطاط کے اس آخری مرحلہ پر پہنچ گئی ہے جہاں ایک تحریک کی روح اپنی روح جاتی ہے صرف اس کا نام باقی رہ جاتا ہے اور اس نام کا اطلاق ہر برعکس ہندو نام زندگی کا فرقہ کے مصلحتی ان چیزوں پر ہونے لگتا ہے جو اس کے اصل حتی کی ضد ہوتی ہیں۔ نظریات غیر اسلامی اور نام ان کا مسلمان مخالف غیر اسلامی اور ان کا نام بھی مسلمان۔ میراث غیر اسلامی اور اس پر بھی فقط مسلمان چپاں ہو دیوے اسلام اور اس پر بھی فقط مسلمان کا بے تکلف اطلاق۔ افراد سے لے کر

ایک تحریک کی حیثیت سے اٹھایا جائے اور مسلم کے معنی کو بھر سے تازہ کیا جائے۔ مردوں کی اس سستی میں جو کھوٹے بہت مسلمان دل ابھی حرکت کر رہے ہیں اور جن کی گہرائیوں سے ابھی تک یہ شہادت بلند ہو رہی ہے کہ اسلام ہی حق اور صدق ہے اور انسانیت کی فلاح صرف طریق اسلامی ہی میں ہے، ان کو جان لینا چاہیے کہ اب کرنے کا کام ہی ہے۔ مگر اس کام کو کرنا کھیل نہیں ہے۔ یہ وہ کوہ کنی ہے جس کے تصدیق سے فرماؤ کا زہر آب ہو جاتا ہے (ترجمان القرآن لاہور)

صحابہ عتوں تک، سوسائٹی کے اعلیٰ ترین طبقوں سے لیکر بلند ترین طبقوں تک، چھوٹی انجمنوں سے لیکر بڑی سے بڑی مجلسوں تک، ہر طرف اسی ایک دہائے عام کے اثرات پھیلے ہوئے نظر آتے۔ زمین میرے دل نے بار بار سوال کیا ہے کہ اسلام جو کبھی آندھی اور طوفان کی طرح اٹھا تھا، جس کے سامنے دنیا کی کوئی طاقت نہ ٹھیکر سکتی تھی آج اسکی مشہور کشائی و عالمگیری آخر کس چیز نے چھین لی؟ اس کا جواب مجھے سراب ہی ملا کہ اسلامی تحریک پر تنزیل و انحطاط کے اسی قانون کا عمل جاری ہے جسے میں ابتداء میں بیان کر آیا ہوں۔ اب اصلاح کی صورت اس کے سوا کچھ نہیں کہ اسلام کو از سر نو

مزانیات

قادیانی خلافت

(قادیانی کے قلم سے)

لئے نہیں کہ وہ خلافت اسلامیہ کا دوسرا ”مہدی“ ہے۔ بلکہ اس کی جلالت شان اس لئے بھی مسلم کے لئے وہ سید العرب والعجم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خسر ہے۔ ہاں ہاں یہ وہی محبوبہ ا کا قریب ترین ساتھی ہے جس کے متعلق خود اس صادق المصدق نے فرمایا ہے۔

میرے لئے جس طرح آسمان پر چربیل میں اور عزرائیل علیہما السلام کو آسمانی ذرا دینا گیا۔ اسی طرح میرے اس دنیا میں دو فریر میں۔ ایک صدیق رض اور دوسرے فاروق رضی اللہ عنہما جمع ہیں

اگرچہ ان لوگوں کے متعلق رہائے تجربہ ہمارا یہ فیصلہ ہے کہ انہیں شرافت، انسانیت، یا عدل والفضالت کا واسطہ دینا اسی طرح بے سود محض ہے جس طرح ابو جہل کے سامنے تلاوت قرآن تھی تاہم ان پر ان کے گھریلو خلیفہ کی حقیقت آشکارا اس لئے بھی مناسب سمجھتے ہیں کہ ان میں سے وہ لوگ جو من سفہ فہسہ کا مصداق ابھی نہ ہوئے ہوں۔ اور ان پر درباریز و متعال سے حکم اللہ علی قلوبہم کا اعلان صادر نہ ہو چکا ہو۔ شاید وہ حق کو قبول

گذشتہ دسمبر میں ریاست قادیان کے سرخولی نس فرزند کرشن قادیانی پاپائے امت قادیانیہ مسٹر محمود احمد قادیانی کی چھپیں سالگرہ پر قادیان میں ”خلافت جوبلی“ کا انعقاد کیا گیا جس میں قادیانی مریدوں نے علاوہ اس کے کہ اپنے اس مرفوع القلم سر کی خدمت تین لاکھ روپیہ کی ایک حقیر سی رقم ”قومی خدمت“ یا بالفاظ پیغام صلح ”زوالض خلافت“ کی بجا آوری کے لئے پیش کی۔ ان غالی مریدوں نے اپنی فطرتی ”اسلام دشمنی“ کا ثبوت یوں دیا کہ سلسلہ قادیانیہ کے اس دوسرے خلیفہ کو ملت اسلامیہ کے اس بعض جلیل کے درجہ تک پہنچا نیکی مذہب کو شش کی جسے نہ صرف دینائے اسلام بلکہ اعدائے اسلام بھی اس بنار اسلام کو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے جلیل الشان لقب دینے پر مجبور ہیں۔ ہاں ان غلو پسند دشمنان اسلام نے اپنے اس محمود کو جسے ان کے سگے بھائی ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں جن کو اگر ہم نقل کریں تو ”پریس ایکٹ کو اس طرح متوجہ ہونے کی ضرورت کا احساس ہو جائے۔ اس شخص کے ہم بلد قرار دینے کی اشتغال انیز حرکت کا اثر کیا کیا ہے جو نہ کروڑ فرزدان توحید کے دلوں کا حاکم صرف اس

مگر مجھے ایک اوپر میں لے گئے جس کا نام مجھے
یاد نہیں رہا۔ اوپر اسینا کو کہتے ہیں چودھری تھا
نے بتایا یہ اعلیٰ سوسائٹی کی جگہ ہے۔ جسے دیکھ
کر آپ اندازہ کر سکتے ہیں۔ میری نظر چونکہ کمزور
اس لئے دور کی چیز بھی طرح سے دیکھ نہیں
سکتا۔ پھوٹی دیر کے بعد میں نے خود دیکھا تو ایسا
معلوم ہوا کہ سینکڑوں عورتیں بیٹھی ہیں میں نے
چودھری صاحب سے کہا کیا یہ تنگی میں ۱۱ انوں
نے بتایا تنگی نہیں بلکہ کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔ مگر
باوجود اس کے وہ تنگی معلوم ہوتی تھیں۔

والفضل ۲۸ جنوری ۱۳۲۲ء

تادیانی غلطی خواہ انسانا کی ہی وہ فلسفہ ہے۔ جسے
تم نعل کفر کفر نباشد، فضل عمر نہیں نہیں فمر الانبیاء کہتے ہو۔
کیا یہ وہ شخص ہے جسے تمہارے گرو نے
کان اللہ نزل من السماء
کا بعد اقل پھیرا تھا؟ آؤ خدا سے درو میدان محشر کی
مصیبت سے بچنے کی کوشش کرو۔

کریں اور اس سلسلہ زور کی اندرونی حالت سے معلومات حاصل کر کے
خود کو خسران دارین سے محفوظ رکھ سکیں۔ تادیانی خلافت کا ایک ایسا
عظیم الشان کارنامہ پیش کرتے ہیں جسے مرزائی حضرت فادوق اعظم
کے اس صلیب شکن سقروشش سے مشابہت دینے کی جرأت کیا
کرتے ہیں جس کے باعث لا الہ الا اللہ محمد رسول
اللہ کی صدا یورپ کے کلیساؤں میں پہنچی۔

اس کا نامہ سے مقصود مرزا محمود صاحب کا وہ "سفر لندن"
ہے جس پر آپ نے کچاس ہزار روپیہ صرف کیا۔ اور تادیانی جماعت
اسے خلافت تادیان کا اہم ترین واقعہ قرار دیتے ہیں۔ ہم ان غلطی خود
لوگوں پر صرف یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ جس "کارنامہ محمود" پر ناواہی
سے اتنے اتراتے ہو۔ وہ یہ ہے۔ مرزا محمود صاحب خود فرماتے ہیں
اور فرماتے بھی کہاں؟ تادیان کی مسیحا واقعی کے ممبر خطبہ جمعہ
میں ملاحظہ ہو۔

جب میں ولایت گیا تو مجھے خصوصیت سے خیال تھا
کہ یورپ میں سوسائٹی کا عجیب والا حصہ بھی دیکھوں مگر
قیام انگلستان کے دوران میں مجھے اس کا موقع نہ ملا
واپسی پر جب ہم فرانس آئے تو میں نے چودھری
ظفر احمد خان صاحب سے جو میرے ساتھ تھے کہا کہ
مجھے کوئی ایسی جگہ دکھائی جاوے جہاں یورپ میں سوسائٹی
عربی سے نظر آ سکے وہ بھی فرانس سے واقف تو نہ ہو

حقیقت تشیع
شیعوں کے مشہور سید لقیہ کی حقیقت
از روئے مذہب تشیع اس کی
اہمیت واضح کر کے یہ ثابت کیا گیا ہے۔ کہ شیعوں کے
مذہب کا نام تزداد و دار جھوٹ پر ہے قیامت انہی سینکڑوں پانچوڑے
صدا علماء کا متفقہ فتویٰ دربارہ
اختیار الحنفیہ
علاوہ شیعہ و مرزائی مذہب کے کفر یہ عقائد بھی واضح طور پر بیان کیے
گئے ہیں۔ قیامت ۵

کشف التلبیس
مولف مولانا سید ولایت حسین شاہ رضا دہلوی
یہ کتاب شیعوں کے مشہور رسالہ نور ایمان کے
جواب میں لکھی گئی جو شیعہ کلام لا لکھنؤ کی تعداد میں طبع ہو کر مرزا سنی نوجوانوں کی
گمراہی کا باعث بن چکا ہے شیعہ رؤسا کی طرف سے نیندوں میں مفت کشیم ہزار ہا
تھے شیعوں کی اس طاقت کفر کا عقلی و نقلی دلائل سے مذہب پر ایمان میں
بلوغت اس کتاب میں موجود ہے شیعوں کے تمام مطاعن و اعتراضات کے
جوابات دیے گئے ہیں قیمت اول حصہ اول ۲ حصہ دوم ۲ حصہ سوم ۲
مکمل طلب کرنے پر قیمت ۱۲

پتہ: شمس الاسلام بھیرہ رنجناپ

قول و عمل

(از مولانا محمد حسین صاحب شوق پیلا نوی)

اسوہ حسنہ
و لکھ فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ (الائتہ)

بھی پڑھے ہوئے۔ اور جھوٹے۔ والے ایک پھر بری ایک آرام کر گئے
ہوئے۔ لیکن کسی نے یہ نہیں بتایا ہوگا کہ موجودہ مسلمان قوموں نے جو
طریق کار اختیار کر کے دنیا میں برائے نام مادی یا روحانی ترقی کی۔ اس
کے علے ازعم مسلمان کے لئے وہی تیرہ صدی کا پرانا اور قبول آپ
کے دنیا نوی اور کھوسٹ لائے عمل جو قرآن کی چوٹیوں سے نازل ہوا
اور لطیف کے معلم نے کہہ کے جن غریبوں کے ہاتھ میں دیا تھا آج بھی وہی
اور صحت وہی دستور زندگی مسلمان کی بستی افلاس و نکبت کا ٹاٹ
اٹ سکتا ہے اور بس یہ

ہوگی رفعت پارینہ پھر نصیب اے شوق

جو تھک پاس رہ سید حجاز نہیں

مسلمان کے قرن اول کے حالات چرب ایک غافل نظر ڈالی جائے
اور اغیار سے اس کا موازنہ کیا جائے تو بلا تامل حقیقت سامنے آ
جائیگی کہ وہ حیرت انگیز قوت جس نے مسلمانوں کو جوہر اور پتھر کی طرح
منجھڑے۔ آتش سیال بنادیا اور علم و عمل و اخلاق میں دنیا کا استاد بنایا
روح ہی سنت نبویہ کا اتباع اور اخلاق کا نتیجہ ہی تھا یہ ایک شاید
ہے۔ جسے کوئی چیز نہیں جھٹلا سکتی اور نہ کوئی دلیل غلط بنا سکتی ہو۔
اگر غور کرو تو مرمادی اور روحانی ترقی کے پردہ میں انہیں اخلاق و

اسباق کی ضیاء نظر آئے گی۔ اور واضح ہو جائیگا کہ جس قوم نے جب کسی
قسم کی ترقی کی تو اس میں دراصل وہی اصول و ضوابط کار فرما تھے جن
کو قرآن عزیز اور رسول کریم نے دنیا کے سامنے پیش کیا۔ موجودہ دور
کی غیر مسلم اقوام کی تمدنی اور معاشی ترقیوں کو گو ایک راسخ العقیدہ
مسلمان جس نے مآلہم فی الاخرۃ من خلایک کا پیغام
گوش ہوش سے سنا ہوا ہے۔ کیلئے ترقی تسلیم کرنا ایک غیرت کی بات
ہے لیکن اہم اگر ان سب باتوں سے قطع نظر کرتے ہوئے اس
چند روزہ ظاہری ططرات اور ہامی کا سبب بھی اگر غور و انصاف

دوستو! زندگی کو چند مستجاب گھڑیاں دینی یا ماؤ ہو کی زمین سکین
پر تقویٰ شکن منظر یا کر بلا بردوش سین کس خوبی اور کتنی سعادت کے
ساتھ آنکھوں کے سامنے سے گزر رہے ہیں۔ جن کے واپس
لوٹانے کے لئے اگر تمام دنیا و مایہ بھی صرف کر دیں۔ تو ان کا واپس
آجنا اک امر نامکن اور خیال محال ہے۔

غافل تجھے گھڑیاں یہ دینا۔ ہے مہمادی
گردوں نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹا دی

ہر سال آپ کے سامنے ربیع الاول کا وہ مبارک مہینہ جس
میں تمام عالم کے ابدی نجات دہندہ کا صفحہ ہستی پر ظہور ہوا تھا۔ اور
بالکل قلیل عرصہ میں انبات دعوت کے طور پر ایک سپہ ماہ اور ذلیل
بدوی اونٹوں کے پرانے والی قہر زبانت میں گری ہوئی قوم کو مستعد
اور مہذب اقوام سکھانے تخت قیام چھین کر دلوئے تھے۔ گزر
جاتا ہے اور شاید جہاں جہاں اسلام کے نام لینے والے موجود ہیں
وہاں اس مہینہ میں عام قسم کی مجالس میں اس مافوق الفطرت اور
مقدس ہستی کا ذکر ضروری آجنا ہو لیکن بالکل بے کیف پھیکا سا
معمولی۔ آپ کو برائے نہیں ہوا چاہیے۔ آپ میرے ان الفاظ کی
توہینیں بنائیں بلکہ انوار اسلام کو آنجنوں یا مہم دور چہرہ انہیں اس
کا نام لیکر کہیں کہ جس فلاں صاحب یوں دسوم دھام کا میلاد کرتے
ہیں۔ اور فلاں آنجن یوں شان سے مجلس قائم کرتی ہے۔ تسلیم
بالکل سچا۔ لیکن آہ کبھی کسی آنجن کسی شخص کسی منظر نے آپ کو یہ
بھی بتایا۔ کہ اس مہینہ میں جس چیز کے ظاہر ہو کر دنیا کا بوسیدہ اور
پڑا حور و تعدی سے معور نظام بدل کر دکھلایا۔ غلاموں کو آقا اور
گداؤں کو تخت قیام کا والی بنادیا۔

بلا شک بتایا ہوگا۔ عروج و کمال کا کچھ نقشہ بھی پیش کیا ہوگا۔
آئندہ ترقی کی ایک نئی اسکیم بھی بنلا دی ہوگی۔ چند گرامر شعر

سے دیکھا جائے تو نہ زراعت نہ تجارت نہ تعلیم یہ سب چیزیں معاش
ہو سکتی ہیں لیکن سنگ بنیاد نہیں ہو سکتی۔ دراصل سبب وہی تھا کہ
اخلاق حسن انتظام استقامت ترک تہذیبوں کے جو اسلامی تعلیمات
کا رکن اعظم ہیں مسلم اور غیر مسلم کا جب بھی اور جس چیز میں آپ مقابلہ
کر کے دیکھیں گے آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ مسلمان وہی کام کرنے کے
باوجود جس کو ایک غیر مسلم اختیار کر کے ترقی حاصل کر رہا ہے۔ پھر
بھی ناکام ہے تو اسکی وجہ یہی ہوگی کہ مسلمان کا دستور العمل دوسرے
کے ماتحت نہیں ہوگا اور مسلمان آنکھیں بند کر کے فساد فلاح کے سننے
طریقے تلاش کرنے میں ادھر ادھر بھٹک رہا ہے۔

سچا کعبہ نرسی اسے اعرابی
کیں رہ کر تو میری برکتان است
جب سے اسلام کی ظلمت شکلات حیدوائں نے دنیا کے سر و سر
میں چمک پیدا کر دی، شرع کی سب سے تو وہاں اسکے بالمقابل شیطان
اور ابلیسیت نے بھی اپنی ظلمت کو شیوں میں کی نہیں کی اور تو او
خود مسلمانوں کے اندر سزاؤں نریدوں نے محبت اور اخوت کے پردے
میں سادہ لوح مسلمانوں کے خدنی قافلہ کو صد ہا دفعہ لوٹ لیا تو تاریخ شاید
اور خدا گواہ لیکن مسلمان نے کوئی سبق نہیں لیا کچھ سیکھا، نہیں اویقنا نہیں
اسلام کے بس نام پر خون تیز امٹا، ماں کوئی بلائے تجھے آذر ہوا نرود

نغمہ منقبت حضور پر کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

از حضرت مولانا شاہ محمد علی صاحب المتخلص بہ مولوی ٹالوی شہد مکہ مدنی خلیفہ دوم
اے مادی راہ خدا یا مصطفیٰ یا مصطفیٰ
در مسجد و مکتب توئی در مشرق و مغرب توئی
ذکر تو در سر انجن و صفت تو گوید مرد و زن
شد نہ فلک معراج تو عرب و عجم نارا ج تو
در مدرسہ و خوغائے تو در خانقاہ سودائے تو
از قدسیاں بردے سبق قدسی ز تو گویند سبق
اے در دین در مان من اے دین من ایمان من
شد طور تو عرش بریں شد مسجد روئے زیں
شد تاج لولائت لیسرا نکشت تو شق شد قمر
از ہر چہ بود اول توئی ختم نبوت ہم توئی

اے قدوہ اہل سفا یا مصطفیٰ یا مصطفیٰ
مطلوب ہر طالب توئی یا مصطفیٰ یا مصطفیٰ
نام تو در روم وین یا مصطفیٰ یا مصطفیٰ
شاہ و گدا محتاج تو یا مصطفیٰ یا مصطفیٰ
عالم ہمہ شیداے تو یا مصطفیٰ یا مصطفیٰ
از تو منور نہ طبق یا مصطفیٰ یا مصطفیٰ
اے جان من جان من یا مصطفیٰ یا مصطفیٰ
شد چاکرت روح الامین یا مصطفیٰ یا مصطفیٰ
فضل تو بر جن و بشر یا مصطفیٰ یا مصطفیٰ
اول توئی آخر توئی یا مصطفیٰ یا مصطفیٰ

کن مولوی را محترم تا از سگان تو شوم
در عشق و شوق جان دم یا مصطفیٰ یا مصطفیٰ

اعمت دار، مدثر شمس الاسلام کی مسلسل غیر حاضری اور تبلیغی دورہ میں معرفت کی وجہ سے یکم مئی کا چرچہ شائع نہیں ہو سکا یکم ۱۶
مئی کا چرچہ اکٹھا شائع ہوا ہے۔ صفحات کے اضافہ سے تلافی کر دی گئی ہے۔

(منیجس)

تذکرہ کے متعلق علامہ مشرقی و خاکساروں کے جھوٹ کا پول

ایک خاکسار نے حقیقت کو واضح کر دیا

(از مولانا عبدالحجیر صاحب ابوسری مبلغ مجلس دعوت الحق تھانہ بھون)

بعض مرتبہ خود علامہ مشرقی اور دیگر خاکسار صاحب تذکرہ کی مگر اکابر عبادات اور اسلام سوز مضامین کی نسبت جواب دینے سے عاجز ہو گیا کرتا ہے تو فرمایا کرتے ہیں کہ تذکرہ کو تحریک سے کسی قسم کا کچھ تعلق نہیں ہے تذکرہ میں علامہ صاحب کے اپنے ذاتی خیالات میں تحریک ایک طرح کا فوجی نظام اور عسکری تنظیم ہے مسلمانوں کو باہم متفق و متحد کیا جا رہا ہے ان میں جذبہ جہاد پیدا کیا جا رہا ہے چپ راست، لغٹ، رائٹ اور پیڈ کا خوش دانہ دکھا کر دین و مذہب سے ناواقف مسلمانوں کو اس پر از فریب جال میں پھنسا یا جا رہا ہے علامہ اسلام ہر جہاں طرف سے پکار کر کہہ رہے ہیں کہ خاکساریت فادائی گروہ کے لیدر فوجی نظام کا نام لیکر ایک نیا مذہب بنایا جا رہا ہے عنایت اللہ خان مشرقی نے جو کچھ تذکرہ میں تحریر کیا ہے ان مشغقات اور کفریہ خیالات کو جماعت میں عملی صورت سے پھیلانا چاہتا ہے چنانچہ اس کے اپنے اخبار الاصلاح مورخہ ۱۸ مئی سنہ ۱۹۴۷ء کا لم پاپر لکھا ہے کہ تذکرہ تحریک خاکساری کے لئے آواز، اور اشارات اس کے لئے لائحہ عمل۔ مشرقی کے اخبار وقت مورخہ ۱۸ مارچ سنہ ۱۹۴۷ء کا لم پاپر ضلع امرتسر سکھ پور کے ایک خاکسار کا خط جو کہ اس نے مشرقی کے نام تحریر کیا ہے شائع ہوا ہے۔ اس خط نے خود علامہ مشرقی اور ان کے سالاروں اور خاکساروں کے جھوٹ کا پول کھول کر رکھ دیا ہے ناظرین کی آگاہی کے لئے وہ خط مجنبہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

”مورخہ ۲۹ پرچہ الاصلاح نے مل سکال کو جو پیٹری
ہونی بتادی جاتا ہے پٹم کو پھر امرتسر پہنچا اور پرچہ وقت

خرید کر پڑھا۔ اور دل کو قرار آیا مست مغالہ پڑھ کر مسلمان بن گیا پٹم کو واپس سائیکل پر گھر آیا۔ اور خط آپ کی خدمت عالیہ میں تحریر کر دیا ضروری عرض ہے کہ لاہور کا پرچہ خاص کر مسلمان کا کلمہ افرور سال کیوں مکر عرض ہے۔ سبب یہ تو عرض ہے اگر بندہ ایک مذہب پر پرچہ نہ پہنچ سکا تو پھر شہر ہر شہر چلا پڑے گا۔ جو میرے گاؤں سے بنیں میل دور ہے رات نہ خواب ہے پٹم سے تذکرہ کا ایک برابر جا رہی ہے۔ بندہ پرچہ حقیقت انشکارا ہو گئی ہے موجودہ ترجمہ دایہ نماز اور یہ روزہ اور یہ مولویانہ حج اور یہی کلمہ شہادت جن پر پہلے میرا دل نہ جھٹکتا تھا۔ میں فی الحقیقت سمجھ گیا کہ نماز کیا تھی اور روزہ کیا تھا۔ اور کلمہ شہادت کیا تھا۔ مجھے موش آگیا کہ عمل کیا تھا اور مولوی نے کیا عمل بنایا۔ دل ہزار تھا مگر مولوی سے قد کرنا پڑھتا تھا۔ اب مولوی لاکھ ڈالے میں تو مذہب کو سمجھ گیا۔ صاف کہوں گا۔ کہ مسلمان بننے کو میرا جی چاہی پہلے بندہ کی نماز بندہ کے پتھر پوچھنے کے براہی اب پتہ لگا کر ہندو اور عیسائی اور مسلمان سب مذہب سے بچھانے ہو گئے ہیں۔ اصل اصولوں کو چھوڑ کر چلے گئے۔ مذہب صرف ایک ہے ایک ہی پیغام سب پر ملے جب میرے دل میں تذکرہ کے متعلق شکوک تھے تو ایک خاکسار بنالہ خود تذکرہ مانگ کر پڑا تو معلوم ہوا کہ تحریک کی تذکرہ عملی تشریح ہے۔ نقطہ یادہ حد آداب۔ محمد شریف دوکاندار

بہار مجھ پر اتنا اثر ہوا کہ میں نے یہ تذکرہ خرید کر پڑھا

یہ اخبار فیروز پور سے علامہ مشرقی اور محمد سرور بود لا خاکسارین پنجاب کے حاکم اعلیٰ کی زیر اہانت شائع ہوتا ہے۔

اسیل

فرقہ رائے باطلہ اور مخالفین کے متعلق یہ عرض ہے کہ وہ مخالف اخباروں کو نہیں پڑھا کرتے اس لئے ناظرین کا تبلیغی فرض ہے کہ ان اخبارات کے مضامین کو مخالفین تک کسی نہ کسی طرح پہنچا دیں خصوصاً ان لوگوں تک جو لوہہ جہالت مخالفین کے بھندے میں پھنسے ہوئے ہیں۔ مثلاً سیاحی

ان میں اکثر ایسے ہیں جو عظیم اور خدمت خلق کے نام سے اس میں شامل ہیں۔ اور حقیقت حال سے ان کو کوئی خبر نہیں۔ اور یہ یقینی امر ہے کہ اگر ان کو یہ علم ہو جائے کہ اس تحریک کی حقیقت کیا ہے تو فوراً الگ ہو جائیں۔

ناظرین کا فرض ہے کہ ایسے لوگوں کو ایسے مضامین سے آگاہ کرتے رہیں تاکہ اخبار کا مقصد پورا ہو سکے۔ اور وہ لوگ اپنے ایمان ان ڈاکوؤں سے بچالیں۔

والسلام

(مومن سرحدی)

ذہبی اخبارات اور مسائل کے شائع کرنے کے مقاصد مندرجہ ذیل ہوتے ہیں

- ۱۔ اسلام کے اصولوں اور عقائد سے واقفیت دلانا
- ۲۔ فرقہ رائے باطلہ اور غیر فراسب کی تردید اور ان کے فوہوں سے آگاہ کرنا۔

ناظرین کو چاہیے کہ ان ہر دو مقاصد کو مد نظر رکھیں اور ساتھ ہی یہ بھی کوشش کیا کریں کہ جس طرح وہ اس اخبار سے فائدہ اٹھا رہے ہیں اسی طرح دوسرے احباب بھی فائدہ اٹھائیں تاکہ ان کے ایمان بھی محفوظ رہیں اسلئے یہ ضروری ہے کہ موانعین کو ترغیب دیجائے کہ وہ ان اخبارات کو خریدیں اور ان سے خود مستفیض ہوں۔ اور دوسروں میں اسکی اشاعت کریں جب قدر زیادہ اشاعت ہوگی اخبار اسی قدر زیادہ خدمت دین کر سکے گا۔ اس لئے ناظرین کو چاہیے کہ ہمیشہ اس بات کو اپنا دستور العمل بنالیں کہ جو اخبار مذہبی و خرید رہے ہیں اس کے خریدار بڑھائیں اور اسکی اشاعت میں حصہ لیں۔

جذبات

(از مولانا محمد حسین جتنا شوق مجھ جی پیلانوی)

لاریب اگر رسم ذبیحہ تجھ میں ہو موجود
پھر شکوہ بے رحمی اغیار سے بے سود
ایمان سے تباہ سب کچھ تیرا مقبول یا مردود
اب اپنی غلامی کا مداوا بھی سے مفقود
ماں کوئی بلائے تجھے آذر ہو یا نمود
ان دونوں سے سے کون تری منزل مقصود
گر بھگا نہ جائے تیرے ایمان کی بارود

سے دامن تدبیر میں تقدیر کا مقصود
جب دوست سے دشمن کی نہیں تجھ کو پہچان
شخص تجھے راہ سے بے راہ جو کر لے
تھا دعویٰ آزادی انسان کبھی تو
اسلام کے بس نام پہ ہے خون تیرا معاف
توحید کا پیغام؟ وزارت کی مسہری
بے شک ہے تو لے شاہیں بچہ تقدیر کی تدبیر

سے شوق شہادت تو جوانی پہ ترس کھا

ہو راضی تیرے خون پہ محبوب یا معبود

حقائق

خدا کے بعد جسکی ذات والاہیں ہے یکتائی
مگر اس کے لئے لازم ہے دانائی و بنیائی
نہیں سمجھے ہیں اتک رازِ مشکلمہ کو سودائی
محماد اور محاسن میں سے ختم اس پر ہی زیبائی
ملے دونوں جہاں کو ہیں جمال و حسن و رعنائی
ملک کرتے ہیں اس کے آستانے پر جس سائی
کھتی جس کے لئے آغوشِ فطرت خود تمتائی
کرتے اسکے غلاموں میں بھی اندازِ مسیحا
وہ صادق تھی مسلم جس کی طفلی میں ہی سچائی
ادا ایک ایک پیارے کی ہے خالق کو پسندائی
کہ ایجاد دو عالم کی وہی ہے علت غائی
اک امی نے کتابِ لا جواب و بے بدل پائی
کہ سے ارض و سما میں بس اسی کی جلوہ فرمائی
نیسی میں تھی جس سلطان دیں نے پرورش پائی

وہ سرتاجِ رسل محبوب خالق سرورِ عالم
الوہیت میں وہ یکتا عبودیت میں وہ یکتا
خدا توحید میں یکتا، نبوت میں ہی یکتا
وہ مادی ہے محمد جس کا اسم اقدس و اطہر
وہ شاہ جس کے حسن روح پروری کے صدقہ میں
وہ سلطانِ ائم جس کے تقدس کا یہ عالم ہے
وہ آقا رحمتہ للعالمین جس نے لقب پایا
وہ مولیٰ جسکی زینت کا علو مرتبت یہ ہے
وہ امی جس نے دی تعلیم حکمت ایک عالم کو
کیں ایسے و مدثر کہیں طہ و منزل
مرے حسن عقیدت سے مرا ایمان کتنا ہے
رہنما تا ابد اسلام کا یہ معجزہ زندہ
ذرا چشم بصیرت میں تو کر حسن نظر پیدا
خزانے فقیر و گسری کے تھے ہیں غلاموں کو

مصیبت کی سے سر اک سمت سے کالی گھٹا چھائی
سر اک جوشِ عمل کا دیکھ لے انجامِ روانی
غضب یہ ہے نہیں ہوتی مری آہوں کی سدا
ادھر جوشِ شکم بن گیا ہے کبہ کو یابی
مگر لاؤں کہاں سے میں پرو بال تو انائی
عزیزوں سے عجب میں نے محبت کی سزا پائی
شریفوں کی کسی جا پر نہیں ہوتی پیرائی

آہی ماجرا کیا ہے کہ اب اس کے غلاموں پر
سر اک تخریب میں نا کامیوں کا سامنا کیوں ہو
جگر جلتا ہے روادِ نستم سنتا ہوں جہدم میں
یہ صدمہ روح فرسا ہے کہ مہیوں دم خود موکر
سرایا انتقام جو بن سکتا ہوں یا مولا
مری جان باز یوں قربانیں پردہ ہوئے دشمن
کھینے بر سر اوج و ترقی فی زمانہ ہیں

پرستارانِ شخصیت سے نفرت ہو گئی اس کو
بس اب فاجِ شکستہ دل ہے اور ہے کج تنہائی

”ممتاز الاطباء“ پروفیسر حکیم تاج الدین احمد فاجِ صدر ارادہ عالمیہ تجدیدیہ لاہور



۱۹۲۰ء سے ۱۹۲۲ء تک مشرقی کی اشتعال انگیزوں کی مختصر خاکہ

قتل و قتل تشدد و خونریزی اور ڈاکہ زنی کی بیباکانہ اعلانات اور ان کے ہولناک نتائج

خاکساروں کے قاتلانہ حملے، خونیں اور اتھلیں اور دن بھر ڈاکے

فتنہ و فساد کے سرشمیہ کو بند کرنے کیلئے ضروری، کہ حکومت مشرقی مخالف مقدمہ چلائے

رپیززادہ ابوالضیاء محمد بہاء الحق فاسمی کے قلم سے

عنایت اللہ مشرقی اپنی تصدیق "تذکرہ" کے زمانہ یعنی ۱۹۲۲ء سے جبکہ وہ گورنمنٹ کا ملازم تھا ۱۹۲۰ء (یعنی منشیانہ یافتہ) کے زمانہ تک، بالعموم ۱۹۲۳ء سے اب تک بالخصوص نوجوانوں کو قتل و خونریزی پر پوری بے باکی کے ساتھ ابھارتا رہا۔ اپنے اخبار "الاصلاح" میں اور مختلف ٹریکٹوں اور رسالوں میں اس قدر اشتعال انگیز اور تشدد آمیز اعلانات شائع کرتا رہا کہ دنیا کی کوئی باضابطہ اور پابند قانون حکومت اس قسم کے اس کو تباہ و برباد کرنے والے لٹریچر کو شائع کرنے کی اجازت ایک منٹ کیلئے بھی نہیں دے سکتی۔ لیکن جبرانی ہے کہ حکومت برطانیہ نے اپنے اس ملازم و منشیانہ کے منہ سے لگام دینا ضروری نہ سمجھا۔ اور اسے اس سال تک اس کی یہی دراز کئے بھی "ضیاء الاسلام" ایک مال تک حکومت کو مشرقی کی ان فتنہ انگیزوں کے انسداد کی طرف برابر توجہ نہ دلانا بلکہ حکومت نے اپنے خطرناک تغافل سے دستبردار نہ ہونا تھا نہ ہوئی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مشرقی نے اپنے آپ کو اور خاکساروں کو قانون کی گرفت سے کلیتہً آزاد سمجھا۔ چنانچہ وہ ایک نفاذ پر جو دکھاتا ہے۔

"انگریز کے قانون کی روایتی کوٹوں کی طرح کائیں کائیں کرنے والی انجمنوں، کانگرسوں، مجلسوں، ایڈیٹروں، اخباروں یا ماسٹر قوم پرستی ہے جن کا مسلک شور و غوغا یا تحریک و تحریر کے سوا کچھ نہیں" (الاصلاح ۹ اکتوبر ۱۹۲۳ء صفحہ ۳)

قانون کی زد سے اپنے آپ کو آزاد سمجھنے کا انجام کیا ہوا؟ یہ کہ وہ شرم و حیا اور انسانیت و شرافت سے آنکھیں بند کر کے علماء اسلام اور خاکساری تحریک کے دیگر مخالفوں کو شخص سے شخص اور گندی سے گندی گالیاں دیتا رہا۔ ان کے قتل پر خاکساروں کو مسلسل علانیہ برا بھلا کہتا رہا جس کے نتیجے کے طور پر خاکساروں نے کئی شہروں میں علماء اسلام پر قاتلانہ حملے کئے ان کی بے عزتی کی لیکن حکومت ٹیس سے بے ہوشی، پھر لکھنؤ، بلتھ شہر اور لاہور میں جو کچھ ہوا وہ مشرقی ہی کی تعلیمات کی عملی تفسیر ہے لیکن ان تمام واقعات کے بعد بھی حکومت نے صرف اس قدر کیا کہ مشرقی کو شاہی مہمان بنالیا۔ ع۔ ملانی کی بھی ظالم نے لو کی کی، حالانکہ حکومت کو چاہئے تھا کہ وہ مشرقی کے خونیں اور تشدد آمیز اعلانات کی بنا پر اس کے خلاف باقاعدہ مقدمہ چلاتی۔ کیا مشرقی کے یہ اعلانات تحریرات منہ کی کسی قسم کی مذموم نہیں آتے؟

مشرق کے تشدد آمیز منشیانہ، اور اشتعال انگیز اعلانات اس قدر زیادہ ہیں کہ ان سب کے نقل کرنے کے لئے ایک دفتر چاہئے، لیکن میں مزید کے طور پر ۱۹۲۳ء سے ۱۹۲۴ء تک کے چند اعلانات (جو خود مشرقی کے قلم سے وقتاً فوقتاً شائع ہوتے رہے) دیل میں درج کرتا ہوں شروع میں "تذکرہ" کی دو ایک عجائبی بھی نقل کروں گا کہ خاکساری تحریک "تذکرہ" ہی کی عملی صورت ہے مشرقی کی تحریروں کے بعد خاکساروں کے دہشت انگیز اعلانات "الاصلاح" سے نقل کئے جائیں گے اور آخر میں "الاصلاح" ہی کے حوالہ سے خاکساروں کے

تشداد میرا اقدامات کا ثبوت پیش کروں گا۔

حکومت ہند اور حکومت پنجاب اب بھی آنکھیں کھول کر ان اعلانات و عبارات کو پڑھے اور مشرقی کے خلاف مقدمہ فوراً دائر کرے اس کو تباہی و ہمان بنالینے سے فتنہ و فساد کا سرچشمہ قطعاً بند نہیں ہو سکتا۔ اگر حکومت نے حسب سابق تین اہل سے کام لیا تو یہ شبہ زیادہ قوی ہو جائیگا۔ کہ بقول مشرقی قانون صرف کانگریسیوں اور احراریوں وغیرہ کے لئے ہے اور مشرقی ٹاپ کے لوگ اس کی زد سے محفوظ ہیں۔

اب مشرقی کے اعلانات بغیر کسی حاشیہ آرائی کے ذیل میں ملاحظہ فرمائیے۔ تیسریل کے لئے عنوانات خود میں نے قائم کئے ہیں (قلمی)

لئے نکلے ہیں۔ کیا میرے سب کچھ چھوڑنے اور میری دروانگریز مشکلات کا یہ بلا واسطہ اثر نہیں؟ کیا میرے سب کچھ قربان کرنے سے ہزار بار قربانی کرنے

والے اور پیدا ہونگے، (الاصلاح ۱۶ اپریل ۱۹۴۷ء صفحہ ۳۵ء کالم ۲)

”اب مولوی اور ملا کی ہندوستان میں خیر نہیں“

”اگر کوئی بدبخت طاقت ہمارے خلوص کو سمجھ کر دینا سونپ کر کوٹھانے کے بجائے سے تو ہم بھی اسی بے پناہ طاقتور اس کے وجود کو پاش پاش کر دیں۔ خاکساری کا یہ مذہب اگر ملا اور مولوی کو اپنا خطا نہیں اور وہ دل میں اس کو صحیح سمجھ کر اپنی خاص مصلحتوں کے باعث اس کا مخالفت تو پھر جان لو کہ ملا اور مولوی کی اب ہندوستان میں خیر نہیں ہمیں اپنے مذہب کا قرآن اور حدیث سے براہ راست یقین ہو چکا ہے اس لئے ہم کسی اور مذہب کو اس ہندوستان میں چلنے نہ دینگے“

(الاصلاح کا قول فیصل بنجر بھیرو ۱۶ نومبر ۱۹۴۷ء صفحہ ۳۵ء کالم ۱)

”غیروں کی دولت اور کنواری لڑکیوں پر طرہ ڈالنے“

کا اعلان

”ہم اگر ڈاکھی مارینگے تو غیر قوم کی دولت پر غیر ملک و سلطنت پر غیر ملک کے حسن و بکر کنواریاں پر غیر ملک اور اہمیت پر دشمن کے بچپ اور خزانے پر“

(الاصلاح کا قول فیصل بنجر بھیرو ۱۶ نومبر ۱۹۴۷ء صفحہ ۳۵ء کالم ۲)

”مسلمانوں سے تلوار کی جنگ“

جہاد سے مشرقی کی مراد صرف قتال بالسیف اور

جارحانہ تشدد دینے

مشرقی اپنی تحریروں میں جا بجا کہتا ہے کہ میں قوم کو ”جہاد“ کے لئے تیار کر رہا ہوں۔ اس سے اس کی مراد صرف تلوار کی جنگ اور جارحانہ تشدد ہے۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے:-

(۱) جہاد کی حقیقت کھل گئی کہ وہ صرف قتال بالسیف ہے“

(مقدمہ ۱۲۰ صفحہ ۱۲۰ کا حاشیہ ۱)

(۲) گویا اس دنیا میں رہنے کا صراطِ مستقیم ہی ہے کہ دشمن کے

ظلمات کا مل طور پر حفظ النفس کیا جائے۔ ان پر سب متوقع

جارحانہ تشدد کر کے ان کے قوی کو کمزور کر دیا جائے“

(مقدمہ ۱۲۰ صفحہ ۱۲۰ کا حاشیہ ۲)

”تذکرہ کی ان دونوں عبارتوں کی تشریح“ (الاصلاح، کے مندرجہ ذیل اقتباسات میں دیکھئے)

مسلمانوں کے خلاف تلوار کا جہاد

”میں اس وقت تک سب ناکارہ مسلمانوں کے خلاف تلوار کا جہاد کرتا رہوں گا جب تک کہ ایک ایک مسلمان میدان میں لہر نہ آجائے“ (الاصلاح، ۲۵ نومبر ۱۹۴۷ء صفحہ ۳۵ء کالم ۱)

خطرناک ملک کے خطرناک جاہل

”آج میری مشکلات کی طرف اٹنے اشارہ کا یہ نتیجہ ہے کہ بہت جلد ہی قلم سرحد کے خطرناک ملک سو اکیس خطرناک جاہل جانیں چھیلوں پر پھٹکر اور سب کچھ قربان کرنے کے

تاسمی اچند سطروں کے بعد جس دن بگل بجا پنجاب میں ایک
قیامت برپا ہوگی۔ زمین سب طرف سے ہولمان ہوگی یکایک
دریاؤں کے پانی سرخ ہونگے خدا وہ دن نہ لائے نہیں ضرور
لائے لیکن سوچو کہ جب اس طرح مرنا لکھا ہے تو پہلے چند آدمی
اس طرح بھی مرد ہوگیں جو اوپر بیان ہوئے۔
(الاصلاح ۱۰ جون ۱۹۷۷ء صفحہ ۷ کا لم ۷۱)

”خدا ان دین کو ملیا میٹ کرنا خاکسار تحریک کا فرض ہے“

مشرقی نے سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی مدیر ترجمان القرآن کو بت
گالیاں دی تھیں۔ اس پر ایک جانباز نے اعتراض کیا تو مشرقی نے
جواب دیا کہ :-

”ادارہ علیہ کا پہلا فرض ہے کہ دنیا میں تمام قریب جھوٹ
دغا بازی یا دین اسلام سے محفل جو کسی جگہ ہو رہا ہے اس
کو علانیہ..... (یہ لفظ پڑھا نہیں جاتا تاسمی) کرے اور
خاکسار جماعت کے سوا تمام باقی جماعتوں کو جو عالم اسلام میں
تفرقہ اندازی کر رہی ہیں سخت ترین مخالفت بلکہ جنگ کرے
ان سب کو ملیا میٹ کر دے (چند سطروں کے بعد) اسی
سلسلے میں تمام خدا راں دین کو ملیا میٹ کرنا خاکسار تحریک کا
فرض ہے بلکہ چودھو اہل نکتہ ہے۔“

(الاصلاح ۲۰ ستمبر ۱۹۷۷ء صفحہ ۷ کا لم ۷۱)
”اگر ہم نے سرسکندر کی چار پائی کے گرد گرد لاشوں
کی سیج نہ لگا دی تو ہم خاکسار نہیں“

”محترم سرسکندر نے اپنی ایک تقریر میں جو خاکسار سپاہیوں
کے سامنے کی تھی دھمکی سی دی ہے کہ اگر خاکساروں نے
نا پسندیدہ رویہ اختیار کیا تو حکومت پنجاب ان سے منٹ
لیگی۔ ہاں خاکسار سپاہی سب سے نبٹنے کے لئے تیار ہے
وہ نبٹنے کے لئے اٹھا ہے۔ اور اگر آپ مٹ گیا تو سب کو
سٹاکر ہو گیا۔ سکندر حیات خان کی جرأت اگر ہے تو ہمیں مٹا

ہالت میں نہیں دلا سکتا کہ اس کا سکھ قوم سے اتحاد ہے اگر
وہ مسجدوں کی حفاظت کا بل اس لئے پاس نہیں کر سکتا کہ
مبادا کوئی دوسری قوم ناراض ہو جائیگی یا اس شے کو اپنی کلیسیا
سمجھتا ہے کہ مسجد کی حفاظت کے بل کو رد کر دینے سے مولوی
ابوالکلام آزاد اس کو مبارک کتا بھیج دینگے اور کانگریس خوش ہو جائے
گی۔ تو آزاد ہم خاکسار اس قضیے کو جوڑیں۔ جو شخص قوم کا نہیں
اس کو قوم کا غرور دینا زور بازو سے سمجھائیں جو ٹٹنے کا اہل ہے
اس کو مٹا دیں جو شرط رنج کی چال ہم سے چلتا ہے اسکو مہرے
سے صاف مات کر دیں۔ خاکسار صرف خدا کا ہے کسی غیر کا
نہیں اسلئے آزاد ہم سب خاکسار اچھی جان پھیل جائیں۔ ہمارے
ہمارے مٹ جانے سے قوم میں پھر زندگی پیدا ہو جائے۔“
(الاصلاح مونیہ ۲۵ مارچ ۱۹۷۷ء صفحہ ۷ کا لم ۷۱)

سرسکندر کو موت اور خون کی دھمکی

”ہم جانتے ہیں کہ موت اور خون کے بغیر یہ منزل نہ ملے جو سبکی
الایہ کہ محترم سرسکندر حیات خان اور ان کی وزارت مسلمانوں
کے اس خون ناحق سے ڈر کر اپنا سلوک بہتر نہ کرے۔“

(الاصلاح ۱۰ جون ۱۹۷۷ء صفحہ ۷ کا لم ۷۱)

سینکڑوں ہزاروں کی ہلاکت ہولمان زمین
پانچ دریاؤں کا سرخ پانی

”اگر وزارت پنجاب نے ان مطالبات کو نہ مانا البتہ اس طرح
پر نہ مانا جس طرح پر کہ ہم چاہتے ہیں اور ملکاؤ تک تو یہ پینچی
تو کتنے سینکڑوں بلکہ ہزاروں ہلاک ہونگے کتنے بیسیوں اس
آزادی قرآن بلکہ آزادی مذہب کی چھوٹی سی جنگ تین چار
دینکے ہیں ان مرنے والوں کی تقاضیں سب سے آگے ہونگا
لیکن ۱۹ مارچ کو لاہور چھوڑ کر دہلی کیوں بھاگ گئے تھے ؟
تاسمی! مجھے خدا جانے گولی لگے گی یا پھانسی پر جان دوںگا
رتم ایسے بھاگ رہے نرل و کذاب سے اس کی توقع تو نہیں

دیکھتے ہیں کہ اگر وقت پر لاشوں کی سیخ اس کی چیلپائی کے گرد اگر نہ لگا دی تو ہم خاکسار ہیں۔

(الاصلاح ۲۸ اکتوبر ۱۹۳۸ء ص ۱۷۱)

قتل کرنے کی کھلی ہوئی تعلیم

”مشرقی نے ۸ نومبر تک وزارت پنجاب کو ”آخری میعاد“ کے عنوان سے ایک مقالہ لکھا تھا جس میں ایک ذیلی عنوان ”غیر ۱۱ شہادت کا حکم کے ماتحت لکھا ہے :-

”قرون اولیٰ کی روایات کا باز پھر گرم ہو۔ طاغوتی طاقتوں کو کیسے کا اعدام کرے کئی قزاقوں کے بعد پھر مجاہدانہ وار نکلے اپنی شجاعت کے جسروں کو کھلا کر باطل کو کیا میٹ کر دے ان طاقتوں کو جو دین کی راہ میں مسد سکندری کا حکم دیتی ہیں اپنی بے پناہ تنظیم طاقت، جوامہ زوری اور بے خوفی سے نالود کرے یہ سہری حریت میں اپنی زندگی کی تعریف پھر لکھے اور دیتے تلوں و یقتلون کے آسمانی الفاظ کو پھر سیخ ناست کر کے ایمان کی لازوال متاع کو پھر حاصل کرے۔“ (الاصلاح مرفوعہ ۱۸ نومبر ۱۹۳۸ء ص ۱۷۱)

”وہ امیر کیا جو نازک وقت میں قتل و موت سے گریز کرے اور لاشوں کے انبار نہ لگا دے خود مشرقی حکومت پنجاب نے مطالبات منظور کر لئے، کے عنوان کے ذیل میں لکھتا ہے۔

”وہ دست سمجھتے تھے کہ عفو و کرم کے بڑے دیوتا کو خوش کرنے کے لئے خون طلبی اور شہادت کی تیاری ہے دشمن سمجھتے تھے کہ عنایت اللہ کی نامور اور خوشخوار طبیعت کا رنگ اب کھٹنے لگا ہے مجھے غلط اور نرم مشورہ ملایا میں غلط سمجھا فوراً حبیباً کی میری عادت ہے پہل پر اوجھڑ چڑھنے اور رنج کو روک ہوش و حواس میں کہہ سکتا تھا بے خطر کہا بالآخر فیصلہ اس امر پر ہوا کہ اگر حکومت تینوں مطالبات کو من و عن مان لینے کے لئے تیار۔

سے پس وہ قتل کرتے ہیں۔ اور قتل کئے جاتے ہیں۔

نہ ہو یا پس و پیش کرے یا غفلتوں کے سیر پیر میں چمکے دے یا کچھ طفل تسلی دے یا شرف شرف کرے اور شرفا لوند کپڑا ملاقات کے وقت آکھیں صاف نہ ہوں تو جو خطر باز اگر گرم کر دیا جائے وہ امیر کیا جو نازک وقت میں سوت اور قتل سو گریز کرے لاشوں کے انبار نہ لگا دے میں کوئی مولوی یا مہاتما نہیں ہوں میں سب سے پہلے بھائی پر لگوں گا اور دیکھوں گا

کر کیا ہوتا ہے (الاصلاح ۱۸ نومبر ۱۹۳۸ء ص ۱۷۱)

مولانا غلام غوث صاحب سرائوی کے متعلق سرائے کے جنہی ملا کی زندگی کے دلچسپ گئے جا چکے ہیں

بقیہ ضلع سرائے کے مشہور عالم مولانا غلام غوث صاحب کی نسبت خود مشرقی نے حسب ذیل اعلان کیا اگرچہ اس اعلان میں تا کوئی ذرا سے بچنے کے لئے مولانا کے نام کی تصریح نہیں کی گئی تاہم اس حقیقت کے پیش نظر کہ بغیر مولانا موصوف خاکساری تحریک کے سرگرم مخالف ہیں و توفیق کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ عبارت منقولہ ذیل میں ”جنہی ملا“ سے مشرقی کی مراد مولانا موصوف کی ذات ہی ہے مشرقی لکھتا ہے :-

”سرائے کے ایک جنہی ملا کے متعلق جس کی زندگی کے دن

یقیناً گئے جا چکے ہیں۔“ الخ

”اس ملا نے بغیر خاکساروں کے خلاف اعلان جہاد کر

دیا ہے۔“ (الاصلاح مرفوعہ ۱۰ فروری ۱۹۳۹ء ص ۱۷۱)

مولویوں سے دست بدست نبٹنے اور ان کو

کیفر کردار تک پہنچانے کا اعلان

۲۵ فروری تک محترم ڈاکٹر ایمان صاحب اپنے ماتحت افسروں کے ذریعہ سے خاکسار تحریک کی مخالفت حکماً اور قانوناً بند کر دیں صوبہ سرحد میں کم از کم تین لاکھ نفوس تحریک میں شامل یا اس کے سرگرم معاون ہیں اور ان سب کا عدالتوں میں جا کر تباہ عزت کا مقدمہ ملاؤں کے خلاف

کیل کاٹے کس کمزوریوں سے بننے کا اعلان

”میں محترم پرنسپل خان کو کہہ چکا کہ وزیر اعظم (سرحد) سے قطعی جواب جلد از جلد حاصل کریں تاکہ انکار کی صورت میں ہم اپنے کیل کاٹے کس کمزوری صاحبان سے خود نپٹ لیں (الاصلاح ۳ مارچ ۱۹۳۵ء ص ۱۰ کالم ۲)

”ہم ملاؤں کیخلاف خود خطرناک اقدام کریں گے“

”مشرقی نے سرحد کے گورنر اور وزیر اعظم کو بتا دیا تھا اس میں حسب ذیل بھی مذکور تھے :-

”حکومت کی خاموشی سے خاکساروں کی زندگی خطرے میں پڑ جائیگی اور ہم مجبور ہو جائیں گے کہ ملاؤں کے خلاف خود خطرناک اقدام کریں اس اطلاع کے بعد اگر اس ظلم کی تلافی نہ ہوئی تو ہمیں قطعاً بری الذمہ سمجھا جائے“
(الاصلاح ۱۲ مئی ۱۹۳۵ء ص ۱۰ کالم ۲)

”شینعوں اور شیعوں کے تین تین رہنما واجب القتل ہیں“

لکھنؤ کے شیعہ سنی فسادات کے سلسلہ میں مشرقی نے ایک مقالہ لکھا جس کا عنوان تھا ”خاکسار تحریک کی طوط سے رہنماؤں کو تنبیہ اور ۳ جون تک مہلت“ ”دیباچہ ختم ہونے کے بعد خطرناک اقدام“ اس مقالہ کے چند اقتباسات ذیل میں ملاحظہ فرمائیے !
(۱) ”قرآن حکیم میں لکھا ہے کہ اگر مسلمانوں کے دو قرین آپس میں لڑیں تو ان کے مابین صلح کر دو اور جو باغی فریق ہے اس کو قتل کر دو۔ موجودہ معاملہ میں دونوں فریق باغی ہیں ایک مدح صحابہ پر زندہ کرنے کی وجہ سے باغی ہے دوسرا تبرہ پر زندہ کرنے کی وجہ سے۔“

(۲) ”اس بنا پر دونوں فریقوں کے رہنماؤں کا قتل از قریٰ قرآن حکیم واجب ہے۔“

(۳) ”ان رہنماؤں کا نام لینا میں اس وقت قرین مصلحت

جلانا منجھ کہ انگریز ہے ہم ایک مقتدر جمعیت ہیں اور حیثیت مجموعی ہمارا حق ہے کہ اپنی عزت کی حفاظت کا مطالبہ ان حالات میں حکومت سے کریں انگریز کا اپنا بنیاداً قانون ہے کہ ذاتی بیجاؤں میں ایک شخص پر اگر حملہ آور کو قتل بھی کر دے تو اس پر قانونی گرفت نہیں ہے مجھے یقین ہے کہ صوبہ سرحد میں یا کسی اور جگہ کوئی خاکسار خواہ اس کو کتنی ہی گرفت مارو مصیبت اٹھانی پڑے کسی مخالفت پر حملہ نہیں کر سکتا لیکن اگر ۲۵ فروری ۱۹۳۵ء کے بعد یہ مخالفت صوبہ سرحد کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک نہ صرف تقریر بلکہ تحریر میں بھی بند نہ ہوئی تو میں مجبور ہو جاؤں گا کہ ہم خاکسار انگریز کا قانون ہماری حفاظت کرنے سے عاجز رہے ان لوگوں سے خود نہیں اور ان کو حتمی زدن میں کیفر کر دینا چاہتا ہوں اس وقت میں ایک سو خاکساروں کو حکم دوں گا کہ ان ملاؤں کو آدھی الٹی پیٹ دے دیں کہ اب ہم تم سے دست بدست نپٹ لیگوں سننے لینے کی ایک تاریخ مقرر کر دوں گا پھر دیکھو کچھ کچھ کیا ان کوئی باقی رہتا ہے یا سب کے سب چرموں کی طرح ہلوں میں گھس جاتے ہیں اور میدان صاف ہو جاتا ہے
(الاصلاح ۱۰ فروری ۱۹۳۵ء ص ۱۰ کالم ۲)

”خاکسار تحریک کے مخالفین کو قتل کرو“

ایک ”رجسٹرار“ نے مشرقی کے ایک اعلان پر نکتہ چینی کرتے ہوئے مشرقی کو لکھا کہ تم میں قوت عمل نہیں ہے اس پر مشرقی نے جواب دیتے ہوئے حسب ذیل الفاظ بھی لکھے :-

”ایسی قوم کو جس کے ہادی اور رہنما آٹھ ستر روزانہ لیکچر قرآن حکیم کی راہ میں رکاوٹیں ڈالیں اور تمام دنیا کا جھوٹ خاکسار تحریک کے خلاف بولیں دوسری سے سلام اگر آپ ہی وہ محمد بن قاسم ہیں تو پہلے ان طاغون کے کیڑوں کو قتل کیجئے دیکھتے قوم کیونکر نہیں مٹی“ (الاصلاح ۲ فروری ۱۹۳۵ء ص ۱۰ کالم ۲)

نہیں سمجھتا لیکن ان کی تعداد میں ایک طرف انہیں سری
طرف ہے۔

(۴) یہ رہنما ہوشیار ہو جائیں اور شخص جو چاہے اپنی ڈاڑھی
کو غزال کرے۔ ۳۰ جون کے بعد دوسرا خاکسار سپاہیوں
کے متعلق احکام نکلیں گے۔ ہندوستان کے آٹھ سو جاناؤں
کے متعلق جنہوں نے قوم کو غلبہ کی منزل تک پہنچا۔ ان کے
لئے سر دھڑ کی بازی لگانے کا عہد اپنے خدا سے باز رہا
نوا ہے نہ معلوم کیا خطرناک احکام ان جہانوں کے متعلق
نکلیں۔

(۵) شخص کو خوب معلوم ہے کہ خاکسار تحریک کچا چودھواں نکتہ
کیا ہے؟ اس نکتہ کے تحت کسی فتنہ پرداز اور غدار رھنما
کی جرات خاکسار تحریک کے ہوتے ہوئے نہ ہونی چاہیئے
کہ قوم کے اندر ایسی عظیم الشان برائیاں کر سکے جس سے پندرہ
دن کی مہلت اس لئے دیتا ہوں کہ ان رہنماؤں کو اپنی دہشتی
کا موقع مل سکے اور انتقام کی خطرناک صورت واقع نہ
ہوئے۔ ۳۰ جون کے بعد جو واقعات رونما ہونگے، ادارہ
یعنی خود مشرقی ان سے بری الذمہ ہوگا۔ ہندوستان کے تمام
آٹھ سو جاناؤں بھی سے کریں گے اور تیار ہو جائیں۔

رالا اصلاح ۱۶ جون ۱۹۳۹ء کا لم
بڑن اکبر اور اللہ اکبر کا لغرہ لگا کر مخافین کو
اسلحہ سے قتل کر دو

اکوڑہ خٹک میں مسلمانوں اور خاکساروں کے مابین جو فساد ہوا تھا اس
کے بعد مشرقی نے آوارہ علیہ کے احکام اور فیصلہ جات کے زیر عنوان
خاکساروں کو ہدایت کی کہ:-

۳۳ جون کے بعد اگر مخافین کی طرف سے ظلم یا تشدد یا تاؤ
علیہ خاکسار سپاہی کو اپنی جان کی حفاظت کے لئے قہرہ سرحد

کے اضلاع پشاور مردان اور مہارہ میں ۳ جولائی ۱۹۳۹ء
تک حب ذیل احکام دیتا ہے، اگر پبلک کی طرف سے
حملہ کا خطرہ ہو اور پبلک لاطھیوں تیسروں تیار رہیں، ہندوؤں
یا انہوں وغیرہ سے مسلح ہو اور پہلا درجہ حملہ تو سب لاراجب
سے پہلے سفید علم و مال وغیرہ کے ذریعے سے بلند کر
دشمن کی طرف سے متیرے دار رسالہ بڑن ۳۰ مارچ ۱۹۳۹ء
دے اور تمام سپاہی یکم سالہ کے حکم کے مطابق اللہ اکبر کا
لغرہ لگا کر اس غدار یا ان غداروں کو سیلیوں یا اور اسلحہ سے
قتل کر دیں جن کے باعث پبلک مشتعل ہوئی ہے۔

رالا اصلاح ۲۳ جون ۱۹۳۹ء کا لم

حکومت ہند کو دھمکی
تم قتل و خون کی آگ میں کو انہ وار کو دے جائینگے

”حکومت ہند اگر نیک نیت ہے تو نیک نیتی سے ہرگز
کرے نہ، لیکن اگر مقصد بد دانی ہے اور میں ناحق بنا
کر کے کچلنا یا تشدد باجر اور مزد کاروں کو خوش کرنا ہے۔ تو
میں آگاہ کرتا ہوں کہ یہ بدحاشی بری خطرناک بدعاشی
ہو گی۔ یہ ایک سے لگاؤ رکھنے والے مسلمان جن کے عمل کا
اوتے معجزہ یہ ہے کہ چار لاکھ ایک رشتہ میں بغیر ایک
پانی مالی مدد کے بندھے ہیں خون اور آگ سے خطرناک
طور پر کھیلنے کے جو ان اس کھیل کا باز اگر گرم خواجہ ایچکا
چار لاکھ نہیں چالیس لاکھ نہیں چار کروڑ اس ایک کی عبادت
کے لئے پھر اٹھنے کے اور قتل و خون کی آگ میں پروانہ وار
کو دے جائینگے۔“ رالا اصلاح ۲۰ جون ۱۹۳۹ء کا لم

”شیخہ سنی نزاع کا فیصلہ آگ اور خون کے بغیر نہیں ہو سکتا“

”مجھے امید نہیں کہ شدید پولیٹیکل کانفرنس یہ سید صلیح خاکسار

عزت خاکسار تحریک کے چودھویں نکتہ کا خلاصہ یہ ہے کہ خاکسار غداروں اور شریروں، بالفاظ دیگر اچھے مخالفوں، کے جانی دشمن ہیں اور ان سے

انتہائی انتقام لینے کے لئے کھڑے ہیں۔ ملاحظہ ہو رالا اصلاح ۲۲ اکتوبر ۱۹۳۹ء

”اگر حکومت نے ہمارے تعاون کو منظور نہ کیا کہ کسی اور سینیہ اصحاب میں بڑی صلاح کرنا حکومت یوپی کا کام ہے تو عدلیہ دل میں حکومت یوپی کی نیت اور رعیت پروری کے متعلق خطرناک شکوک پیدا ہو جائیں گے جن کا نتیجہ سوائے اسکے نہ ہو گا۔ کہ ہم اس ظلم کو دنیا سے نیت و ناپود کرنے کے لئے سرکف ہو جائیں اور اپنے خون کا آخری قطرہ یوپی کی وزارت کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے لے لیں۔“

(الاصلاح ۸ اگست ۱۹۴۷ء ص ۷۷ کالم ۷)

آخری خونین اعلان اور اسکے ہوسناک نتائج

”الاصلاح ۸ اگست ۱۹۴۷ء کے رٹیکوں کے حوالہ سے اور بھی تشدد کمزیر اعلانات نقل کئے جا سکتے ہیں لیکن نظر اختصار اب شرقی کے صرف وہ آخری اعلانات ذیل میں نقل کرتا ہوں جن کے نتیجے کے طور پر ۱۹ مارچ سن ۱۹۴۷ء کو لاہور کا خونین حادثہ رونما ہوا۔“

”۱۱۔ ہماری تحریک میں زنانہ کانگرس کی طرح گرفتاریاں نہیں ہر سالار جانتا ہے کہ وہ اپنی حفاظت کیونکر کرے اور حتیٰ الوسع اپنے آپ کو گرفتار نہ ہونے دے خاکساروں کی عبرت کے منافی ہے کہ وہ اس طرح سالاروں کو جیل کے سپرد کر دیں اور سب سالار بھی گرفتار کر لیں تو ناممکن ہے کہ تحریک مرٹ سکے جب تک ایک ایک خاکسار خون میں نہانے لے،“

(الاصلاح ۱۵ مارچ ۱۹۴۷ء ص ۷۷ کالم ۷)

”۱۲۔ اگر گورنمنٹ پنجاب نے کسی خاکسار کو اسکی حسب معمول سرگرمیوں کے عوض میں جسمانی اذیت دی یا گرفتار کیا تو ہم اس کے مقابلہ اپنے خون کا آخری قطرہ بہا کر کر سکیں گے۔“ ص ۷۷ کالم ۷

”۱۳۔ اگر حکومت پنجاب نے ٹکڑاؤں پر دیا تو ہندوستان کے ہندو صوبوں کے صاحب الیادہ تئیں ہزار خاکسار سپاہی ایک ہفتہ کے اندر اندر لاہور روانہ کر دیں۔“ ص ۷۷ کالم ۷

”۱۴۔ تمام سپاہی پر امن ہیں رپرائزمنٹ، کا معنی آگے بیان ہو گا قاضی ہندوستان کے تمام جانناز جنگی قہاد اس وقت ۱۳۰۰ ہے جلد

سپاہی کی جانی اور مالی قربانی کے بغیر کر اسکے، اب فیصلہ خون اور آگ کے بغیر نہیں ہو سکتا۔“

(الاصلاح ۸ اگست ۱۹۴۷ء ص ۷۷ کالم ۷)

صلح کا عنوان انسانی خون کی سپاہی سہی لکھا جا سکتا ہے

خون کا سینٹ، انسانی ڈھنچر کی نہیں، جانوں کا پلستر کشوں کے پٹے

”میرالیقین ہے کہ نفس پرستی اور حرص و ہوا کے ماحول میں صلح و آشتی کے عنوان انسانی خون کی سپاہی سے ہی لکھے جا سکتے ہیں رچید سطوروں کے بعد اشار اس کا راز خانہ کائنات کی تحت اول ہے خون اس کا سینٹ ہے۔ انسانی ڈھنچر اس کی آئینیں ہیں نیکیوں اور خدا کے بندوں کی قیمتی جانیں اس عمارت کے پلستر ہیں دنیا کی کوئی قوم انسانوں کے خون بہنے کے بغیر اپنی تشدد حاصل نہیں کر سکتی اور اگر خاکسار کو دنیا میں قائم ہو کر کسی پائدار نیکی کی تعمیر کرنا ہے تو اس کیلئے ناگزیر ہے کہ کشنوں کے پٹے لگا کر اس تعمیر کو قائم کرے۔“

(الاصلاح ۱۱ اگست ۱۹۴۷ء ص ۷۷ کالم ۷)

انسانی جانوں کی انتہائی طور پر ازل سمجھنے والے جانباہ

”ان میں دو سو جانباہ بہر صورت ایسے ہوتے چاہئیں جو خطرناک اقدام کے لئے بہر حالت تیار ہوں اور انسانی جان کو انتہائی طور پر ازل سمجھیں۔“

(الاصلاح ۱۱ اگست ۱۹۴۷ء ص ۷۷ کالم ۷)

شیعہ سنی فساد کو بزور ختم کرنے کا اعلان

”میں قریب تین ہزار خاکساروں کو حکم دے رہا ہوں کہ ہم لکھنؤ کے شیعہ سنی فساد کو بزور ختم کر دیں۔“ ۱۱ اگست ۱۹۴۷ء ص ۷۷ کالم ۷

”یوپی کی وزارت کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کیلئے خون کا آخری قطرہ“

از جلد پہنچے جائیں۔ لیکن اگر گولڈ میڈیا ہو گیا تو زیادہ سو زیادہ
پانچ دن کے اندر اندر ہندوستان کے ہر گوشے سے ہر جانباز
پہنچ جائے۔ لیکن جب ۱۹ کو حادثہ رونما ہو گیا اور خاکسار
خاک و خون میں تر پڑنے لگے تو بزدل اور کذاب مشرقی نے
دلی میں ہٹھکرا اعلان کر دیا کہ میں نے خاکساروں کو لاہور میں جمع
ہونے کے لئے تمہیں کہنا تھا کہ امانی کی حد تو گئی، قاسمی اور
سر سکر رگ چار پائی کے گرد اگر دلاشوں کی سیج لگا دے۔

ریہ پراسن کی تشریح ہے۔ قاسمی ص ۷۷ کالم ۷

بیان تک خود مشرقی کی اشتعال انگیز اور تشدد آمیز تحریریں نقل
کی گئی ہیں میں چاہتا ہوں کہ اس کے ساتھ مشرقی کے تربیت یافتہ
خاکساروں سالاروں اور جانبازوں کے مشہد انگیز اعلانات کے
چند نمونے بھی ذیل میں پیش کروں:-

مشرقی کے تربیت یافتہ سالاروں اور جانبازوں کے تشدد آمیز اعلانات

”مولو لوں، پیروں، اور لیڈروں کو فنا کرنے کے لئے خونِ معاہدے“
ڈاکٹر نذر محمد سالار اکبر جہلم قسطنطنیہ ہے:-

”میرے خاکسار بھائیو! اس وقت ہندوستان سب سے بڑی جنگ
بے عمل مولوی، ہنوعی، سیر، پیشہ ورا وچندہ خور لیڈر سے کیونکہ
جب تک یہ قتاناہ ہو گئے جب تک ان کے مکر و فریب کی
دھجیاں مضائقے (نقل مطابق اصل) قاسمی، آسانی میں نہ آئی
جائیں گی تب تک ہندوستان کا مسلمان ترقی نہیں کر سکتا، اعلیٰ
نہیں بن سکتا اور ہندوستان کی ترقی کے راستے یہ سب سے بڑا
روڈ اور پیار ہے۔ اگر تم اس پہلو کو پاش پاش کرنا چاہتے ہو تو
تو تم نے الفور اپنے جبر کیل کا حکم ماننے ہوئے ایک ہزار سے
زیادہ خونِ معاہدے اپنے خون سے لکھ کر بھیجو۔“

(ایڈیٹوریل اصلاح مورخہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۳۸ء ص ۷ کالم ۷)

”وہ خون کے دریا میں تیرنے کیلئے تیار ہیں“
عزیز احمد سالار محلہ بھارت لکھتا ہے:-

”میں نے خون میں معاہدے ہی نہیں لکھے بلکہ خون کے دریا
میں تیرنے کے لئے تیار ہیں آؤ اور تیرہ سو برس کے بعد
ایک دفعہ پھر جنگ احدا کا واقعہ تازہ کر کے دشمن کو حیران کر
دو۔“ (الاصلاح ۲۸ اکتوبر ۱۹۳۸ء ص ۷ کالم ۷)

”میرنا اور مارنا ہمارا ادنیٰ کھیل ہے“

فضل الہی سالار دارہ علی گڑھ قسطنطنیہ ہے:-

”خاکسار سپاہی اپنے امیر کے اشارے پر کاتنے اور کھٹنے کے
لئے ہر وقت تیار ہے۔ میرنا اور مارنا سپاہی کا ایک ادنیٰ کھیل
ہے (چند سطروں کے بعد) ذریعہ عظم پنجاب، اکو چلے گئے۔ کہ
خاکساروں کے تین مطالبات سن و سن مان لے وہ خاکسار
توسر پر کفن باندھ چکے ہیں (الاصلاح ۲۸ اکتوبر ۱۹۳۸ء ص ۷ کالم ۷)

”خونِ خونی سیلاب“

”جانباز، مصطفیٰ کمال نامی مقام شادوال ضلع بھارت سے
لکھتا ہے:-

”قربانی کے بغیر مطالبات منوائے نہیں جاسکتے۔ خاکساران
شادی وال شہادت کے خوش میں معمول سے زیادہ خوش ہوئے
ہیں۔ ایک خوفناک خونِ سیلاب کے بعد سب کچھ ٹھیک ہو
جائیگا۔“ (الاصلاح ۲۸ اکتوبر ۱۹۳۸ء ص ۷ کالم ۷)

”آگ اور خون کی ہولی“

محمود رفیع سالار محلہ شیخوپورہ قسطنطنیہ ہے:-

”جس قوم کے نوجوان آگ اور خون کی ہولی نہیں کھیل سکتے اس
قوم کو اس دنیا میں باغزت رہنے کا کوئی حق نہیں، زندہ تو ہیں
خون کے دریا میں تیر کر ساحل مراد کو پہنچتی ہیں۔“

(الاصلاح ۲۸ اکتوبر ۱۹۳۸ء ص ۷ کالم ۷)

”دن میں لاشوں کا ڈھیر لگانے کیلئے اجازت طلبی
مشرقی کی حسنا موسیٰ، یا نیم رضا

محمد ہایوں جاننا زہ ۳۵۵ قائم مقام امیر خاص ایشیا و صدر لکھنؤ،
 ”مجھ پر رحم کر کے سب سے پہلا موقع مجھے دیں کہ خدا کی راہ
 میں پروانہ کی طرح جان قربان کر دوں۔ دس بیس کا ڈھیر لٹاکر
 خود جان دوں تاکہ وزیر اعظم (پنجاب) کو معلوم ہو کہ خاکسار جتنا
 چپ ہوتا ہے اتنا ہی خطرناک ہوتا ہے مجھ پر احسان کر
 کے سب سے پہلے غازی یا شہید بننے کا موقع دیں“
 (الاصلاح ۲۸، اکتوبر ۱۹۳۸ء صفحہ چوکٹا)

”کر بلا کی یاد تازہ کریں گے“

اقبال محمد سالاہیو تیار پور قمبر طرز ہے۔

”ایک ایک لمحہ ایک ایک برس کے برابر گزر رہا ہے دل میں
 ہر وقت اسی بات کا اشتیاق ہے کہ پروانہ کا جلد ازلہ الکتوبر
 کے بعد کی صبح کے اس آفتاب کو طلوع کرے جو بلندی اسلام
 کی گھڑی جلد قریب لائے ہم ایک باہر میدان کر بلا کی یاد
 کو اپنا خون بہا کر تازہ کر سکیں“ (الاصلاح ۴۱ نومبر ۱۹۳۸ء ص ۱۰۸)
 دو مخالفت سے باز آ جاؤ ورنہ خاکساروں کا رخ
 تمہاری طرف موڑ دیا جائے گا“

رہبر ضیاء الاسلام و مدیر الفلاح کو تشدد آمیز دھمکی
 مشرتی کے مقرر کردہ سالانہ اجتماع سید حضرت شاہ وکیل کیلپیو
 نے امام محبت اور آخری انتباہ کے عنوان سے اصلاح میں
 اعلان شائع کیا جس کے چند الفاظ ذیل میں درج ہیں۔

”غیر مسلم نظم اور دولتمند جماعتوں سے روپیہ وصول کر کے ایک
 اخبار نامہ سر سے اور دوسرا ایشیا اور بھوانی سے خاکسار تحریک
 کی بڑھتی ہوئی رو کوست کرنے کے لئے نکالے ہیں آخری
 گزارش ہے کہ خاکسار اپنی بے مثال روحانیت بے پناہ نظم
 اور دیگر الہی اصولوں پر مبنی ہونے کی وجہ سے ایسی مخالفت
 سے کبھی مست نہیں ہو سکتی اس واسطے تمام محبت کے

علیٰ امر شر کے اخبار سے ضیاء الاسلام اور ایشیا اور بھوانی کے اخبار سے الفلاح مراد ہے“

طور پر ان حضرات کو آخری تنبیہ کی جاتی ہے کہ وہ اپنے
 انتشار انگیز و افتراق زما مشاغل سے باز آ جائیں ورنہ خدا کی
 سپاسیوں کا رخ ان کی طرف موڑ دیا جائے گا“
 (الاصلاح ۴۱ اپریل ۱۹۳۸ء صفحہ کالم ۷)

”لکھنؤ کے لیڈروں اور مولویوں کی گردن اتارنے کو
 تیار ہوں“

جہلم کے ڈاکٹر نذر محمد ”جاننا زہ نے حسب ذیل خط مشرتی کے نام لکھا
 ”غدار لیڈر یا مولوی جو لکھنؤ میں شیعہ سنی فساد کو رات ہے اس
 کی گردن نے القوا تارنے کو تیار ہوں۔ حکم کی دیر ہے“
 (الاصلاح ۴۳ جون ۱۹۳۹ء صفحہ کالم ۷)

”ہم دیکھنے کے ملا غوث اور ملا قدرت شاہ کب
 تک زندہ رہتے ہیں“

”تین جاننا زوں کی خونی درخواست“ کے عنوان سے سندھ کے تین
 ”جاننا زوں“ کا ایک خط ”الاصلاح“ میں شائع ہوا تھا جس میں انہوں
 نے مشرتی کو لکھا اور مشرتی نے خط نقل کر کے خود سکوت اختیار کیا کہ۔

”ہمیں اجازت دیں اور پھر دیکھیں کہ یہ ملا غوث (سراردی)
 اور ملا قدرت شاہ کب تک زندہ رہ سکتے ہیں لکھنؤ پہنچ کر
 غداران قوم کوئی الٹا جہنم کرنے کو تیار ہیں خالی حکم کے لئے منتظر
 ہیں“ (الاصلاح ۳۰ جون ۱۹۳۹ء صفحہ کالم ۷)

”یوپی میں آگ اور خون کا کھیل ہر طرف قیامت ہی قیامت“

سالار اکبر لوی نے مشرتی کے نام خط لکھا جسکی چند سطور درج ذیل ہیں
 ”ہاں یہ ہو گا کہ قادیان تحریک (مشرتی) کے حکم ملنے پر لکھنؤ کی گلیوں
 کو چوں میں ہندو نشان کے ہر گوشہ کے جاننا ز اور مجاہد خاکسار
 نظر آئیں گے قادیان تحریک کا عمل اس وقت بھی لکھنؤ میں اپنا کام
 کر رہا ہے بے پناہ طور پر فرمایاں کر چے (دقیقہ ۷) پر ملا غوث

قیادتِ امامت

راثر خاتم حکیم عبدالکیم صاحب دہڑاوی

کے بے سچی پیروی کتنی مشکل ہے! اور ہماری مگر ایسوں اور مصیبتوں کا حشر یہ بھی دراصل یہی چیز ہے کہ ہم نے امامت اور پیشوائی کے معاملہ میں قرآن حکیم کی تصریحات کو چھوڑ دیا اور اپنی خواہشات کے ماتحت جسے چاہا امام اور پیشوا بنا ڈالا۔ قرآن حکیم خدا نے تدبیر حکیم کی آخری مکمل اور ناطق کتاب ہے مگر مسلمان اسے اٹھا کر نہیں دیکھتے اور اس کی روایت نہیں کرتے کہ ہم مدعیانِ امامت و پیشوائی میں سے کسے مانیں اور کسے نہ مانیں۔

(۱) کسی کے نزدیک لیڈر وہ ہے جو لمیع البیان فصیح اللسان اور تادر الکلام ہو جو چھ چھ گھنٹے تقریر کر کے عوام کے جذبات سے اس طرح کھیلنا ہو جس طرح بچہ فٹ بال سے کھیلتے ہیں۔

(۲) کسی کے نزدیک امام وہ ہے جو خوش الحان ہو سریلی آواز ہو دلوں کو کھینچ لیتا ہو اور اتنا قادر ہو کہ جب چاہے منہا دے اور جب چاہے رلا دے۔

(۳) کسی کے نزدیک وہ شخص پیشوا ہے جو صل کی ہوا کھائے اور جن نے قوم کے لئے بظاہر کچھ فرمایاں کی ہوں۔

(۴) کسی کے خیال میں امامت کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ کوئی شخص اس کے فز و اور گروہ سے تعلق رکھتا ہو اور وہی بات کہ جس سے عوام خوش ہوتے ہوں۔ غرض امامت کی شناخت کا بار ہم نے خود ہی اپنے دوش پر اٹھالیا ہے اور ہم خود بخود نہیں کہ جسے چاہیں امام بنائیں۔ اور جسے چاہیں شیطان قرار دیں۔

مگر دیکھو یہ کیسی مگر ای ہے کہ اس معاملہ میں اللہ کی کتاب کی طرف رخ نہیں کیا جاتا ہر فیصلہ کے لئے ہم خود حکم جتے ہیں اور قرآن حکیم سے کوئی بات دریافت نہیں کرتے ہم روزِ بڑھتے ہیں جو مہن

لہ حکیم دعا افضل اللہ ما ولدت ہمد العاذون

مگر خیبات اور شہوات کا دنیا جی موزا ہے کوئی حکیم خدا کی

اسلام میں علماء امت ہادیانِ دین اور پیشوائانِ اسلام کا بہت بڑا مرتبہ ہے۔ وہ قوم و ملت کا دل و دماغ ہوتے ہیں۔ ان کے ہاتھ میں قوم کی نبض ہوتی ہے وہ ملت کے افراد کو ہر اہم متعین کی ہدایت کرتے ہیں اور انہیں خبر و شر کی حقیقت سمجھا کر ان کے تاراج سے آگاہ فرماتے ہیں یہ منصب بظاہر تو کوئی اہمیت نہیں رکھتا مگر حقیقت میں وہ اتنا عظیم الشان منصب ہے جس کے سامنے بادشاہی اور حکومت کے مناصب کوئی اہمیت نہیں رکھتے۔

اس منصب کی اہمیت جس شخص میں پیدا ہوتی ہے بے شمار فہم و دریاں بھی اس کے ساتھ ساتھ آجاتی ہیں۔ اور ایہ شخص امام بننے کے لیا اپنا نہیں رہتا بلکہ دوسروں کا مولیٰ بن جاتا ہے وہ دوسروں کیلئے جتنا دوسروں کے لئے مرنے والا ہے دوسروں کے لئے خوش و غم کیلئے ہوتا ہے اس کی زندگی کا نصب العین اسلام اور مسلمانوں کی خدمت ہے اور اس کا اولین فرض یہ ہے کہ وہ ملت اسلامیہ کو معرفت کا حکم کرے اور منکرات سے بچائے اور اقراط و تفریط کی چپ و راست راہوں سے بچا کر اعتدال کی راہ سے اس طرح لے جائے کہ چپ و راست کا تذبذب اسے لاحق نہ ہو اور آسانی سے منزل مقصود کو پہنچ جائے۔ اگر ہمارا امام ہمارا ہادی اور ہمارا پیشوا ہر اہم متعین پر ہے تو پوری قوم کا قدم بھی اسی راہِ راست پر پڑے گا لیکن اگر اس کا قدم چل گیا تو تمام قوم کو گمراہی میں دھکیل دیگا بے چارے عوام جو اپنی گمراہی میں کچھ نہیں رکھتے اپنے زمانوں کے تابع ہی ہوتے ہیں وہ علماء کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں علماء کے تالان سے سنتے ہیں اور علماء کی عقل سے سوچتے ہیں۔ اسلئے ہمارا سچا رہبر اگر چاہے تو ہماری کشتی کو ساحلِ نجات پر لگا دے اور چلے ہے تو گمراہی اور ضلالت کی چٹانوں سے لگا کر پوری قوم کو غرق کر دے۔

امامت اور پیشوائی کا دعوے کس قدر آسان ہے مگر حقیقت امام اور پیشوا بننا کس قدر مشکل ہے! اس سے بڑھ کر کسی کہ امام اور پیشوا بنالینا آسان کام ہے مگر حقیقت یہ ہے امام کی شناخت اور شناخت

بایا تینا یوسفون، ہم نے انہیں امام اور مادی بنایا ہے جو ہمارے حکم کے مطابق چلکر دوسروں کو ہدایت کرتے تھے انہوں نے صبر بھی اختیار کیا اور انہیں ہماری آیات پر پورا یقین تھا۔

دیکھو اس آیت کریمہ میں (۱۱) امر الہی کی تعمیل (۱۲) صبر و استقامت، (۱۳) اور آیات اور وعدہ الہی پر کامل یقین کا بیان کس شان زیبائی کیا تھا ہوئے جو شخص خود گمراہ ہو اور احکام الہی کی تعمیل سے گریزاں ہو کیا وہ امام اور لیڈر ہو سکتا ہے؟ کیا اگر گمراہ کے سے رنگ بدلنے والا متلون اور زور بخ انسان جو کسی ایک بات پر قائم نہ رہے مصائب سے گھبرائے صبر و ثبات سے اسکی زندگی معاصر مسلمانوں کا پیشوا ہو سکتا ہے کیا یقین کے کسی کی لیڈری مسلمانوں کی کشتی کو ساحل نجات پر لاسکتی ہے جو لوگ کامیابی کے ساحل پر پہنچے اور جنہوں نے اپنی قوم کو ساحل مراد پر پہنچایا۔ ان میں یقین کی قوت تھی۔ غیر متزلزل ارادہ تھا۔ اور اپنے اپنے مشن کی کامیابی یقین کی طاقت سے دیکھ رہے تھے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ یقین کامیابی کی شکل میں آیا۔ اور اس نے ان سب کو کامیاب کر دیا۔

ضرورت ہے کہ شریعت اسلامیہ کی روشنی میں مسلمانوں کے لیڈروں میں بھی ان اوصاف کی تلاش کی جائے جو لیڈر امام یا قائد ان صفات کا مالک ہو اس کا وجود غنیمت سمجھا جائے اور اس کی اتباع کی جائے۔ اور گمراہ جو فرسوس لیڈروں سے قوم کو نجات دلائی جائے

کتاب میں بلکہ ہم خود ہی یہ کس قدر افسوسناک امر ہے کہ مرنہ بچٹ گئیے کو اپنا پیشوا سمجھ لیا جاتا ہے مرنہ خوش بیان مرنہ کے ہاتھ پر ایمان فروخت کر دیا جاتا ہے کیوں خدا کی کتاب کو گناہ اور صدامت سمجھ لیا گیا ہے اور کیوں اس سے دریافت نہیں کیا جاتا کہ امام اور رہنما کیسے کہتے ہیں اور اس کی نشانیوں کیا ہیں؟

کوڈ ذرا اپنے اپنے مصنوعی اماموں اور لیڈروں سے تھوڑی دیر کے لئے آنکھیں بند کر لو اور صرف کتاب الہی کا فیصلہ سنو کہ وہ اس باب میں ہمیں کیا ہدایت فرماتا ہے

(۱) قرآن حکیم کا فیصلہ ہے کہ لیڈر سب سے زیادہ قانون الہی کا تابع ہو اور اس کی سیرت اس قدر ختم ہو کہ وہ ہمارے لئے نمونہ عمل بن سکے لیڈر اگر کسی دستور اور قانون کا عملی نمونہ نہیں وہ لیڈر نہیں کہلائے گا مگر اے شیطان کا بھائی ہے (۲) قرآن کا فیصلہ ہے کہ لیڈر وہ ہوگا جو مصائب اور ذمے اور مشکلات کو برداشت کرے صاحب غرمت اور استقامت ہو (۳) قرآن عزیز کہتا ہے کہ لیڈر وہ ہے جو یقین کی دولت سے مالا مال ہو۔ اور جس میں کو وہ لے کر کھڑا ہو اس میں اس کو شک اور شبہ نہ ہو کیونکہ حب تک لیڈر میں یقین کی پوری قوت پیدا نہیں ہوتی وہ کامیابی سے محکوم نہیں ہو سکتا۔

امامت کے لئے
سہ گانہ خصائص
مذکورہ بالا سہ گانہ خصائص اور ان کے نتائج کو ذہن نشین کر لیجئے اور پھر آیت ذیل پر غور فرمائیے!

وَجَعَلْنَا الْإِسْلَامَ دِينًا لِّمَنِ الْمَصْدِقَ وَأَنَّا

برق آسمانی
جس میں میرے تادیبان کی اپنی قلم سے اسکے سوانح و عقائد عبادات و معاملات و کارنامے تفصیل کے ساتھ درج کئے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں نور الدین دیرزا محمود کے سوانح حیات اور ان کے عقائد وغیرہ بیان کرنے کے بعد شریعت علیہ السلام پر عقلی و نقلی دلائل جمع کئے گئے ہیں اس کتاب نے میرزا یوں کا ناطقہ بند کر دیا ہے، رعائتی قیمت ۴۰

ہدایات القرآن
عیسائیوں کے مشہور رسالہ حقائق قرآن کا مبلغ رو نیز اسی رسالہ کے ذریعہ میرزا یوں کے مغالطات بھی دور ہو سکتے ہیں، عیسائی لاکھوں کی تعداد میں حقائق قرآن کو ہر سال مفت تقسیم کرتے ہیں لہذا ہدایات القرآن کی وسیع اشاعت نہایت ضروری ہے۔

قیمت صرف ایک آنہ
ملنے کا پتہ
ملیخیر شمس الاسلام بھیرہ (پنجاب)

ازالہ شکوک

میزائون کے بعض مغالطوں کے جوابات

(از مولوی حبیب اللہ صاحب انٹرنی)

حقیقی بنی غیر حقیقی بنی، فرقان حمید اور احادیث صحیحہ میں نہیں آئے۔ ائمہ کرام نے قرآن کریم میں اور حضرت بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت و رسالت کی قیامت میں بیان میں کی ہیں اور نہ صحابہ کرام نے یہ الفاظ فرمائے ہیں البتہ مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے مریدوں کے لٹریچر میں ایسے الفاظ پائے جاتے ہیں اور قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے ان کا کوئی ثبوت نہیں ملتا تو سوال حدیث نبوی علماء امتی کا دنیاوی دینی اسی اسل کے سچے مصداق کسی فرقہ اسلامیہ کے علماء میں جو صحیح حدیث میں شیل انبیاء کہے جاسکتے ہیں؟

جواب حدیث شریف کی کسی مستند کتاب میں بسند صحیح کوئی ایسی حدیث حضرت بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے، محدثین میں سے ابن حجر، ورمی رحمہ اللہ سیوطی رحمہ اللہ کشتی نے فرمایا ہے کہ اصل لہ اذیکجو حضرت ملا علی قاری حنفی محدث رحمہ اللہ کتاب مرقاۃ المفاتیح جلد ۵ صفحہ ۵۶۴ فقرہ اسلامیہ ناجیہ ال سنت والجماعت خ خ پر ہے اور اس کے علماء دین اسلام کی خدمت کر رہے ہیں۔

سوال حضور سرور انبیاء علیہ التمجید والثناء کے روحانی فیضان سے کیا ہر دین قیامت تک اولیاء کاملین ہوتے رہیں گے؟

جواب حضور پر نور حضرت بنی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل پیروی سے امت محمدیہ میں اولیاء اللہ ہوتے رہتے ہیں۔ اور ہوتے رہیں گے۔ پارہ سوم سورۃ آل عمران میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحبکم اللہ

سوال تکلیف پیشینہ مولوی جس معنی ماموریت کو دجال و کذاب بتاتے ہیں فی الواقع وہی قطب زمان، محمد و دران، ملہ، ربانی مامورین

سوال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے روحانی فیضان سے ان کے حواریں مکالمہ و مخاطبہ الیہ کے شرف سے شرف کئے گئے۔ اور وحی الہی کا نزول ان پر ہوا کما قال اللہ تعالیٰ و اذا وحیت الی الحواریین الا یتس پس کیا حضرت سید المرسلین خاتم النبیین صلعم کے متبعین کاملین نبوت قدسیہ محمدیہ کے فیضان سے اس درجہ عالیہ پر فائز نہیں ہو سکتے؟

جواب یہ صحیح ہے کہ حضرت بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع سے اس امت محمدیہ میں اولیاء اللہ ہو سکتے ہیں اور جوئے ہیں۔ اولیاء اللہ کے لئے کرامات و کشف ہے البتہ آپ کے بعد رسالت و نبوت نہیں ہے

سوال رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے الرویا الصالحی جزء من ستۃ واربعین جزء امن النبوة اور نیز فرمایا لہ یدق من النبوة الا المبتدات پس حسب ارشاد نبوی چھیلو حصہ نبوت کا بھی باقی ہے اور کسی کو نصیب ہو سکتا ہے؟

جواب مبشرات اس امت محمدیہ میں باقی ہیں، ولایت، کرامت کشف، اولیاء اللہ سے ہیں انکار نہیں مگر جزو کوکل کہنا کسبت میں جائز نہیں، مبشرات و روایا صحیحہ کی بنا پر کسی کو بھی نہیں کہہ سکتے تیسخ، کبر ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ فتوحات مکیہ میں فرماتے ہیں

زال امام الذی لجد صلی اللہ علیہ وسلم

سوال جبرئی بنی، بروزی بنی، ظلی بنی، مجازی بنی کو فرقان مجید میں کافر بتایا گیا ہے یا حدیث نبوی میں؟

جواب واضح ہو کہ قرآن مجید میں اور احادیث صحیحہ میں الفاظ بنی، زل، بنی اللہ و رسول اللہ آئے ہیں۔ لیکن الفاظ جبرئی بنی، بروزی بنی، ظلی بنی، مجازی بنی امت قبل بنی نبوت تامہ نبوت ناقصہ

دہم خدا کا رسول نبی اللہ تعالیٰ سے بندہ بوجہ جبریل وحی حاصل کرتا ہے یا زولم - خدا کا رسول اللہ تعالیٰ سے نبوت و رسالت حاصل کرتا ہے کسی دوسرے بنی و رسول کی پیروی سے بنی نہیں بنتا ہے نبوت و رسالت وہی ہے کسی نہیں ہے۔

دوازدہم خدا کے بنی و رسول کے دعویٰ میں اور کلام میں اختلاف نہیں بنتا ہے۔ علاوہ ازیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو شخص بھی دعویٰ نبوت کرے وہ کافر ہے اور اسے جھوٹا قرار دینا از روئے اسلام ضروری ہے۔

سوال خست وز لائل وغیرہ ملک و اوقات کو فرقان مجید میں جھوٹے مدعی ماموریت کی نخواست کا اثر بتلایا گیا ہے یا سچے مامورین اللہ کی تکذیب کا انجام؟

جواب خست وز لائل وغیرہ ان لوگوں کے لئے ہیں جو خدا اور رسول کے احکام کی نافرمانی کرتے ہیں خدا کے بنی و رسول کی تکذیب کا انجام ہے۔ اس زمانہ میں بھی خدا کے سچے بنی مدینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام سے نافرمانی کے نتیجہ میں عذاب نازل ہو رہے ہیں۔

سوال فرنگستان میں کتاب الہی کی اشاعت اور اسلام کی تبلیغ کیلئے مشین قائم کرنا قرآن کریم اور اسلامی لٹریچر کے تراجم کو اکناف عالم میں متجدد و کثیر منفعت تقسیم کرنا کیا دجال کذاب نفتری کافر کے بھی کام ہوتے ہیں؟

جواب یہ سوال قادیانی مرزائی لاہوری مرزائیوں سے کریں اور لاہوری مرزائی قادیانی پارٹی سے کریں۔ قادیانی مرزائی کہتے ہیں کہ سارے مشن انگلستان، افریقہ اور امریکہ میں ہیں اور لاہوری مرزائی کہتے ہیں کہ جیسے مشن جرمنی، امریکہ، افریقہ میں بھی ہیں۔ قادیانی فرق لاہوری جماعت کو مرتد و منافق گراہ جانتا ہے اور لاہوری فرق قادیانی جماعت کو گراہ۔ حق سے دور اور باطل جانتا ہے امریکہ اور یورپ کے ممالک میں مرزائی مبلغین دین محمدی کی اشاعت نہیں کرتے ہیں بلکہ مرزا غلام احمد میاں محمود احمد قادیانی اور مولوی محمد علی ایم اے لاہوری کے عقائد باطلہ کی اشاعت کرتے ہیں۔ یہاں مذہب کے مبلغین بھی یورپ و امریکہ میں اپنے عقائد کی تبلیغ کرتے ہیں اور مرزائیوں سے زیادہ

بڑا کرتا ہے لیکن یہ محض دلیل استقرائی ہے لہذا صادق اور کذب کے پرکھنے کے وہ معیار بتائی جائے جو فرقان مجید نے مقرر کی ہو **جواب** ملک ایران کے مدعی ہمدویت سید علی محمد صاحب باب اور ماموریت و مسیحیت و رسالت کے مدعی مرزا حسین علی بہاء اللہ صاحب ربابی فرقہ باہر کے مخالفوں نے ان کی تکذیب و تکفیر کی تھی۔ یہ دونوں سچے نہ تھے۔

۷۔ اس چودھویں صدی ہجری میں ہندوستان میں مرزا غلام احمد قادیانی میاں احمد نوکری، مولوی عبد اللہ صاحب تہا پوری، عبد اللطیف عثمان صاحب ساکن گنا چور، محمد فضل خان صاحب ساکن پنجکا بنگال، راضع راولپنڈی، بنی بخش صاحب ساکن ماراچک، مولوی یار محمد صاحب نور پوری وغیرہ نبوت، رسالت، مسیحیت و ہمدویت کے مدعی ہوئے ہیں علمائے اسلام نے ان کی مخالفت کی ہے اس کے سچے بنی اور رسول کے پرکھنے کے معیار یہ ہیں اول یہ کہ اللہ کا بنی و خدا کا رسول جنوں، باختر یا سودا، امرگی، مران، سٹریا یا باوگودا سے پاک و صاف ہوتا ہے اگر کوئی مدعی نبوت و رسالت خود اقرار کرے کہ مجھے مران کی بیماری ہے۔ مجھے سٹریا بھی ہے تو سمجھ لو کہ وہ مدعی اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہے۔ دوم خدا کے بنی اور رسول کا دلغ صحیح ہوتا ہے اس کا حافظ قوی ہے۔

سوم۔ خدا کا بنی و رسول غائب نہیں ہوتا ہے بلکہ امین ہوتا ہے کمال لب ان اچل

چہارم۔ خدا کا زحون و بنی جھوٹ نہیں ہوتا ہے۔ **پنجم**۔ خدا کا بنی و رسول کسی مشرک و کافر حکومت کا خود کا شنہ پودا نہیں ہوا کرتا ہے۔

ششم۔ خدا کا بنی و رسول کسی انسان سے دینی علم حاصل نہیں کرتا۔ **منفتم**۔ خدا کے بنی و رسول کا بچپن جوانی بچپن یعنی دعوے سے پہلے اور بعد کی زندگی پاک ہوتی ہے۔

ہشتم۔ خدا کا رسول اپنے سے پہلے نبیوں اور رسولوں کی توہین نہیں کرتا۔ بلکہ ان کی عزت کرتا ہے۔

نہم۔ خدا کا رسول کسی مشرک و کافر حکومت میں بنی سے نہیں رہتا ہے

کامیاب ہیں مگر میراثی انہیں مسلمان نہیں سمجھتے۔

سوال اس وقت مسلمانوں کا ہر فرقہ فرقت اپنے کو مسلم اور صراطِ مستقیم پر کہتا اور دوسرے فرقہ اسلامی کو اسلام سے خارج اور کافر مانتا ہے ان میں سے حق پر کون ہے؟

جواب ایک حدیث بخاری میں آچکا ہے کہ یہ امت ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہو جائیگی۔ بہشتی فرقہ وہ ہو گا جو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے طریق پر ہو گا سو الحمد للہ وہ فرقہ (سوادِ اعظم) اہل سنت والجماعت ہے جو تیرہ سو برس سے موجود ہے، مجتہدین، فقہاء، تابعین، محدثین، مفسرین، اولیاء اللہ، اقطاب، صوفیاء کرام، حجتہ علیہم اجمعین سب اسی فرقہ حق میں ہوئے ہیں۔

سوال بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا وہ تمام امور نہیں بتائے جو مہارکفر اسلام میں اور جن کے ماننے نہ ماننے کرنے یا نہ کرنے سے انسان مسلم و دیندار یا کافر و بے دین ہو جاتا ہے۔

جواب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ تمام امور واضح طور پر بیان فرمائے ہیں۔

سوال کیا علماء کسی قول یا فعل کو اپنی رائے سے مہارکفر و اسلام ٹھہرا سکتے ہیں؟

جواب علماء اسلام کسی قول یا فعل کو اپنی رائے سے مہارکفر و اسلام نہیں ٹھہرا سکتے۔ البتہ دلائل شرعیہ رکاب اللہ سنت رسول اللہ (اجماع امت، قیاس مجتہد) کی رو سے یہ بتلا سکتے ہیں کہ یہ عقیدہ اسلام ہے یا کفر ہے۔

سوال آیت قرآنی یا حدیث نبویؐ کی کسی تاویل یا توجیہ کو جو کسی فرقہ اسلامیہ کے علماء نے تجویز کر رکھا ہو نہ تسلیم کرنا کیا نفسِ آیت یا حدیث کا انکار سمجھا جائے گا؟

جواب نفسِ آیت یا حدیث کا انکار نہ سمجھا جائے گا۔ قرآن مجید کی تفسیر کے لئے یہ صحیح ہیں۔ اول یہ کہ فرقانِ حمید کے ایک مقام کریمہ کی تفسیر دوسرے مقام مقدسہ کے ساتھ کرنا دوم قرآن شریف کی تفسیر حدیث نبویؐ کے ساتھ کرنا سوم حضراتِ مطہرہ کرام کی بیان کی ہوئی تفسیر

چہارم حضراتِ تابعین کی بیان کی ہوئی تفسیر۔

(دیکھو تفسیر ابن کثیر جلد اول، ص ۱، ص ۲، ص ۳)

واضح ہو کہ تفسیرِ بازے جائز نہیں ہے فرقانِ حمید کی آیت مبارکہ کی وہی تفسیر صحیح ہے جو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحابہ اور تابعین نے کی ہے اس چودھویں صدی ہجری میں سرسید احمد خان صاحب، مولوی عبد اللہ حاکم الدینی، مرزا غلام احمد قادیانی، بشیر الدین محمود احمد صاحب، مولوی محمد علی صاحب ایم اے کی بیان کی ہوئی تفسیر سراسر غلط ہے۔

سوال اولیاء کرام اور صوفیاء عظام کے ربانی الہامات اور عرفانی کشفات واجب الاعتقاد والاقتداء ہیں یا مولویوں کے مرامات و نظریات؟

جواب اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید سورۃ النساء پارہ پنجم میں فرمایا ہے یا ایہذا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم (ترجمہ) اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ تعالیٰ اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور تم میں سے جو صاحبِ امر ہیں انہی اطاعت کرو اللہ تعالیٰ۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین کی اطاعت ہم پر ضروری ہے۔ صوفیاء کرام حجتہ اللہ علیہم اجمعین کے الہام و کشف ہم پر حجت شرعی نہیں ہو سکتے ہیں۔ نبی کا خواب اور کشف امت پر حجت ہوتا ہے مگر ولی کے خواب یا کشف کو حجت شرعی قرار دینا جائز نہیں۔

سوال حضور خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ ایک وقت میں گناہگار مسلمان بنی اسرائیل کے شیل ہو جائیگے اور تمام وہ اعمالِ قبیحہ کرینگے جو یہود و نصاریٰ نے کئے ہیں۔..... دیانت طلب یہ کہہ کر مجھ صادق صلعم کی پیشین گوئیاں پوری ہوئیں یا نہیں؟

جواب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشین گوئیاں پوری ہو گئی ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے مرید اسی راستے پر چلے کر ہیں جس پر یہود اور نصاریٰ چلے ہیں یہود اس جوہ نے سینا حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین کی ہے مرزا غلام احمد نے حضرت یسوع یعنی عیسیٰ ابن مریم کی شان میں گستاخیاں کر دی ہیں۔ دیکھو کتاب کشتی نوح ص ۱۵ کا حاشیہ کتاب مستحق طاعنہ کا حاشیہ

صغیرہ انجام آتھم صغیرہ کا حاشیہ، نزول المسیح صغیرہ کا حاشیہ رسالہ سراج
دین عیالی کے چار سوالوں کا جواب صغیرہ، ازالہ اوامہ حصہ اول ۱۵۵
رسالہ شمس الاسلام کے قادیان منبر رابست ماہ دسمبر ۱۹۸۳ء میں
قوی دلیلوں سے اس امر کو ثابت کیا گیا ہے کہ یہود و نصاریٰ کی تقلید کرنے
والے مزارقادیانی اور مزارنی لوگ نہیں نصاریٰ حضرت مسیح علیہ السلام کی
وفات کے قائل ہیں نیز انھی بھی وفات تسلیم کرتے ہیں نصاریٰ نے حضرت

حضرت مسیح علیہ السلام کی شان میں غلو کیا شیعوں نے حضرت علی کرم اللہ
کی شان میں غلو کیا۔ اور یہود کے اتباع میں امامت کا عقیدہ تراشا
آج کل کے مغرب زدہ نوجوانوں نے یہود و نصاریٰ کی شکل و شباهت
نزدن و ثقافت اور طرز معاشرت کو اختیار کر کے ان کے نقش قدم پر
چلکر بھڑکھڑکے مسلمانوں کو اسلام کی پیشگوئی حروف بحرف
پوری کر دی۔

اسلامی روزنامے ادھر متوجہ ہوں

خاکسار اور مساجد

پڑیں گی۔

کیا متولیان مساجد اور دیگر مسلمان اس بات کے منظر میں کہ حکومت انکی
اس رد باہ طرازی سے تنگ آکر اس روزانہ فساد کو روکنے کے لئے پولیس
کو حکم دے کہ ان کو مساجد میں سے گرفتار کرو۔ اور پھر حکومت پر یہ انظار
دار کریں کہ حکومت مساجد کا احترام نہیں کرتی، مسلمانوں کو یہ بات اس وقت
سوچنی چاہئے ورنہ پھر حکومت پر الزام عائد کرنے کا ان کو کوئی حق نہیں ہوگا
خاکساروں کی بے جا طردائی اچھی نہیں اگر وہ جہاد کے لئے نکلے ہیں۔ تو
علی الاعلان ایسا کریں کبھی برقعے پہن کر پریڈ کرنا اور کبھی بھگتے پھرنا
اچھی بات نہیں اور اگر انتہی سمیت نہیں تو انہیں لازم ہے کہ یہ پابکھنڈ چھوڑ دیں
ہماری مسجدیں خالی کر دیں ورنہ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ غیر مذہب کے مجرم
مندروں، گردواروں اور گرجاؤں میں گھس جلیا کرینگے، اور ان کو گرفتار کرنا
بھی مشکل ہو جلیا کرینگا اور مجرم کو مجرم کرنے کے بعد سزا سے بچنے کا آسان طریقہ
مل جائے گا اور جرائم میں اضافہ ہو جائے گا اور حکومت کو احترام معاہدہ کے
خلاف کوئی تجویز اختیار کرنی پڑیگی جس سے سب کو صدمہ ہوگا اس لئے بتر
ہے بلکہ اشد ضروری ہے کہ ابھی سے اس خطرہ کا سدباب کیا جائے اور
اول تو خاکسار خود ہی مسجد میں سے نکل جائیں ورنہ متولیان مساجد ان کو نکال
دیں اگر البیانہ تھا اور حکومت کوئی اقدام کر سکی تو ذمہ دار حکومت نہ ہوگی
بلکہ خاکسار اور ان کے ہمدر ذمہ دار ہونگے۔

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ

(مومن سرحدی)

ہر روز اخبارات میں یہ خبریں شائع ہوتی ہیں کہ خاکسار مسجدوں میں
پناہ گزین ہیں، خاکسار پریڈ کے لئے نکلے پولیس آئی اور یہ مسجدوں میں گھس
گئے جبران ہوں کہ یہ کیا مناشائے خاکساروں کا ہماری مسجدوں سے کیا
تعلق، یہ مسجدیں وہی ہیں جن کے متعلق ان کا فتوے ہے کہ ان کے قبیلے
غلط ہیں اور اگر دینے کے قابل پھر ان کا کیا حق ہے کہ ان مسجدوں میں آ
کر گھسے رہتے ہیں جرات تو یہ ہے کہ پولیس کے ڈر سے باہر نہیں نکلتے
اپنی ضروریات اور خواہشات مساجد میں پوری کرتے ہیں اور مساجد کی توہین
کر رہے ہیں کیا مساجد اسی کام کے لئے ہیں اور حبیب پریڈ کے لئے موقعہ
پاکر باہر نکلتے ہیں تو پولیس کے آتے ہی بھاگ کر مساجد میں چھپ جاتے
ہیں زیادہ تعجب ان متولیان مساجد پر آتا ہے جنہوں نے ان کو مسجدوں
میں پھرنے کی اجازت دے رکھی ہے ان کی کارروائیاں دیکھتے ہیں اور
خاموش ہیں ان کو چاہیے کہ صاف صاف ان ہبادروں سے کہ دیں کہ مسجد کو
تم نے کیا سمجھ رکھا ہے اگر جرات و بہمت ہے تو باہر نکلو اور پولیس سے مقابلہ
کرو۔ اور قصہ تم کو روز روز کے کبھیڑوں سے کیا فائدہ اور اگر جرات نہیں
ہے تو ٹھنڈے ٹھنڈے گھروں کو سدھارو اور مساجد کو چھوڑ دیتیں ہماری
مساجد سے کیا مطلب، کیوں ہماری مساجد کی توہین کے درپے ہوئے
ہو۔ تمہارے نزدیک تو یہ مسجدیں گرانے کے قابل ہیں اس لئے تمہیں تو
قدر نہیں البتہ ہمیں تو قدر ہے ہم یہ نہیں چاہتے کہ پولیس تنگ آکر مسجدوں
میں نہیں گرفتار کرے اور ہماری مسجدوں کی توہین ہو یہ آنکھ چوٹی آ کر کب
تک جاری رہیگی، غور تنگ آکر حکومت کو مسجدوں میں سے گرفتاریاں کرنی

”خاکسار نے مارنے کیلئے اٹھتے ہیں“

ذوالفقار سرحدی خاکسار کی جلیب لکھتے ہیں:-

”خاکسار جیل کا قائل نہیں وہ مرنے مارنے کے لئے اٹھتے ہیں“

الاصلاح ۲۲ ستمبر ۱۹۷۹ء ص ۳۹ کالم ۷

خاکساروں کے تشدد کے چند واقعات

بیان تاک آپ نے مشرقی اور اس کے خاکساروں جاننا، اور سالاروں کی دہشت انگیز اور تشدد آمیز تحریروں ملاحظہ فرمائیں اب اسکے ساتھ ان کا عمل بھی دیکھئے جس کو اصلاح ہی کے حوالے سے پیش کیا جاتا رہا ہے۔

’اخبار فروش کے منہ پر طمانچہ‘

”ایک خاکسار نے طیش میں آکر ایک اخبار فروش کو طمانچہ

مارا اور وہاں سے نکل جانے کے لئے کہا“ (یہ لکھنؤ کا واقعہ ہے)

الاصلاح ۵ ستمبر ۱۹۷۹ء ص ۳۹ کالم ۷

سب سپر پولیس زخمی کانسٹیبلوں کی سنگباری

لکھنؤ پولیس نے اینڈ (خاکساروں کو گرفتار کرنے کی کوشش

کی، چنانچہ پولیس کی اس حرکت پر پبلک کا مجمع کثیر جو فوراً

اکٹھا ہو گیا فضا مشتعل ہو گیا اور ایک سب آفیسر کو زخمی کر دیا

پولیس صرف دو خاکساروں کو پکڑنے میں کامیاب ہو سکی اور باقی

مانڈہ چار خاکسار سپاہی صبح میں غائب ہو گئے، ۴ لوگوں نے

پولیس پر پتھر اور غالی لکڑی کے خول پھینکے پولیس نے گھوڑا سوار

پولیس کی مدد سے پبلک کو منتشر کرنا چاہا جس سے طرفین کے

چند آدمی زخمی ہوئے اصلاح ۲۹ ستمبر ۱۹۷۹ء ص ۳۹ کالم ۷

سپاہیوں کے ہاتھوں سے لاکھیاں جھین لیں کانسٹیبل زخمی

”خاکسار سپاہی کو پچھلے نو برس سے تعلیم ہے کہ چن چن سطروں کے

بعد حجت تک کوئی نہ چھیڑے وہ کسی کو نہ چھیڑے اور اس طلب

مشرقی اور تشدد بقیہ میں

صوبہ یوپی میں ۲۱ کے لیدر سطرت قیامت ہی قیامت ہو گی خدا

کے سپاہی غلبہ اسلام اور خوشنودی خدا اور خداوند خلق کے جوش

میں سرور پرکھن باز ہے آگ و خون سے کھیلنے نظر آئیگے“

الاصلاح ۲۱ جولائی ۱۹۷۹ء ص ۳۹ کالم ۷

مسلمان خون بہانے ہی کیلئے آئے ہیں“

مشرقی کے مقرر کردہ ”سالار تجرہ ہند“ ڈاکٹر نذر محمد جلیب لکھتے ہیں:-

”سپاہیوں اور جاننا، ۲۱ اگست ۱۹۷۹ء ص ۳۹ صبح وہ مبارک صبح

ہے جبکہ تیارے پیش بیچے کندھے پر رکھے خاکساروں کی دردی پہنچے

چپ راست کرتے اپنی مقدس جانوں کو اللہ کی راہ میں پیش

کرنے کے لئے شیعہ سنی تفرقہ مٹانے کے لئے لکھنؤ کے

بازاروں میں مارچ کر رہے ہوئے کیا سپاہیوں کے وہ سپاہی

جنگویہ روز مسجد نصیب ہو گا سپاہیوں یہ دن تمہارے لئے

عید قربان سے بڑھ کر ہے اس دن تمہارا امتحان ہو گا ۲۱ اگست

کی سچ کا آفتاب اس خون کو دیکھے گا جو ہمیشہ بہا ہے وہ لاشوں کا

ترباد دیکھے گا جو ہمیشہ تپتی ہیں وہ موت اور حیات کی باہمی کشش

کو دیکھ گا وہ روح اور جسم کی جدائی کا آخری نظارہ کرے گا،

اور یہ آفتاب ایسے کروڑوں منظر دیکھ چکا ہے مگر یہ خون ایک

عجیب خون ہو گا یہ اس لئے بہلا جا رہا ہے تاکہ تو قرآن سے بھاگے گئے

مسلمان پھر قرآن کی طرف آجائیں، بغیر خون اور آگ کا کھیل کیلئے

کامیابی کی منزل پر پہنچنا قطعاً محال ہے زبانی جمع خرچ ہے یہ کچھ

نہیں ہو سکتا، سپاہیوں واجب دنیا طغیان و فساد میں مبتلا تھے

نور انسانی باہمی گشت و خویری میں ہلاک ہو رہی تھی۔ پس

مسلمان جیسے گئے مساکر ان کا خون بہاؤ جو انسان کے خون کی

عزت سے انکار کرتے ہیں اور بندگان الہی کا خون محفوظ ہو پس

وہ اس لئے آئے تھے کہ خون بہائیں اس لئے تھے کہ ان کا

خون بہلا جائے“

الاصلاح ۲۵ اگست ۱۹۷۹ء ص ۳۹ کالم ۷

خاکساروں نے پولیس کانسٹیبلوں کو دریا میں پھینک دیا

خود مشرقی بڑے نخر کے ساتھ قحط زدہ ہے۔

۲۵ ستمبر تک حکومت (پولیس) کو معلوم ہو گیا کہ خاکسار تحریک

قبول تمام مقام وزیراعظم رفیع احمد دوانی، "بوس" یعنی فرضی

تحریک نہیں بلکہ اس سے لگتا ہے کہ ایک نیا ناک ہے۔ اسی

روز مندن کے نام پر دو پولیس کانسٹیبلوں کو خاکسار سپاہیوں

نے دریا میں پھینک دیا اور چھ شدید زخمی ہوئے۔

(الاصلاح، ۲ اکتوبر ۱۹۳۹ء ص ۵ کالم ۷)

پولیس کے پندرہ سپاہی زخمی کر دیے

لکھنؤ سے دہلی کیمپ میں آمدہ خاکساروں کا بیان ہے کہ

۱۴ اکتوبر کو خاکساروں اور پولیس کے درمیان خونخوار تصادم ہوا۔

اور جس میں ۵ پولیس کے سپاہی اور متعدد خاکسار زخمی ہوئے۔

(الاصلاح، ۲ اکتوبر ۱۹۳۹ء ص ۵ کالم ۷)

ایک خاکسار کو بہادری کا سرفیکٹ، پولیس میں کوٹھید

زخمی کیا

”ڈنڈے کا جواب ڈنڈے سے دینگے ایک خاکسار نے چیمبر انکال لیا

ڈاکٹر نذر محمد سالار اول نے رپورٹ دہلی کیمپ کے عنوان سے

ایک صفحہ کا مضمون لکھا جس کے چند اقتباسات درج ذیل ہیں:-

”محترم عبدالاکبر خاکسار اتمان زئی نے اس لڑائی میں بڑی بہادری

دکھائی۔ اپنے بیلچے سے ایک پولیس من کو شدید زخمی کیا جو ابھی

تک بے ہوش ہے یہ جیش ابھی تک گرفتار نہیں ہوا اور بھڑکی

منڈی کی مسجد میں قیام ہے نیز ان کو حکم دیا گیا ہے کہ روزانہ دس

دس کی تعداد میں نکلنا اور آباد کے نزدیک مظاہرہ کیا کریں۔

اور اگر پولیس مقابلے پر آئے تو ڈنڈے کا جواب ڈنڈے سے

دیا جائے (تمشیں سڑک کے بعد) سالار نے صاف انکار کر دیا کہ

ہم قید ہونے یہاں نہیں آئے ہم سپاہی ہیں ڈنڈے کا جواب

ہم قید ہونے یہاں نہیں آئے ہم سپاہی ہیں ڈنڈے کا جواب

لکھنؤ سے دہلی کیمپ میں آمدہ خاکساروں کا بیان ہے کہ

کے حصول کے لئے کوئی اس کو نہ چھوڑ سکے وہ مجاہدانہ اور

سپاہیانہ طاقتیں اپنے میں پیدا کرے اور جب وقت آئے تمام

مال و جان خدا کی راہ میں قربان کرے اور ایسے وقت میں مرے

اور مارنے کی تیاری کرے رقبہ کے کالم میں خاکساروں پر ہاتھ ڈالنے

کے معاً بعد ہی تمام مجمع پولیس پر پل پڑا کئی لوگوں نے سپاہیوں کے

ہاتھوں سے لایچیاں چھین لیں تین سڑک کے بعد الفقیہ ملک سے

لکھنؤ میں کئی کانسٹیبل خوب زخمی ہوئے حکومت کا بیان صرف تین

کانسٹیبل اور ایک کے دو آدمیوں کا ہے، لیکن رنجیوں کی تعداد

اس سے کم از کم پانچ گنا زیادہ تھی۔

(الاصلاح، ۲ اکتوبر ۱۹۳۹ء ص ۵ کالم ۷)

اقتباس منقول بالا میں خاکساروں کے تشدد کو ”پبلک“ کے پردہ میں چھپانے

کی کوشش کی گئی ہے لیکن اسی پرچہ کے اسی صفحہ کے ص ۵ کالم ۷ میں

خود ایڈیٹر نے حسب ذیل سطور لکھ کر اصل حقیقت کو بے نقاب کر دیا کہ-

”۱۴ ستمبر کے خاکساروں کے مقابلے کے بعد پولیس کے اوسان

خطا کر دیے تھے اس کے بعد ہی خاکساروں کو احکام مل گئے

تھے کہ اگر پولیس گرفتاری کے وقت کسی قسم کا تشدد کرے یا

خوش خلقی سے پیش نہ آئے یا گالی گلوچ دے تو خاکسار

سپاہی اپنی جان پر خطیر کر اس کو گت کر دینا چاہئے۔“

پولیس کا محاصرہ پولیس کو باقاعدہ جنگ کا الٹی میٹم

”پولیس نے اگرچہ مورخہ ۱۴ ستمبر کو صبح دس بجے مذکورہ جیش

کو روکا جیش کا نڈرنے تمام خاکسار سپاہیوں کو فوراً حکم دیا کہ

پولیس کو گھیر میں لے لیں چنانچہ پولیس گھیرے میں لے لی

گئی جیش کا نڈرنے محصور پولیس کو آواز دی کہ اب جو کچھ آپ

لوگوں نے کرنا ہے اس میں آپ پہل کریں اور پھر ہمارے منتظر

کرو۔ اس کے بعد جیش کا نڈرنے خاکساروں کو ”خدر بدست“

رسختیا رسختیا لو کا کاشن دیا سب خاکسار تیار ہو گئے یہ دیکھ

کر پولیس رفو چکر ہو گئی۔“

(الاصلاح، ۲ اکتوبر ۱۹۳۹ء ص ۵ کالم ۷)